

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

گلدستہ معرفت

معروف بہ

دیوان ضامن

باہتمام احقر العباد حاجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الحمید

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

عالی برادی یار من کجن سے ملے ہو جین
رب ارنی لیہ ایا کوکب ہون دن رین

اذو لیعتنا حبیب کی قضت دیکھا لیس فیم
اقول عجز آ برق فون ایلی کی تجرب ہوی
اگر یہ بیم من ان جیبی بیگادی بیو فم ازم

دیوان رضا من

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر شب شوق کا بستر و اور آیت فیہا السیر فیہا
جیب فہا بیم سیر صحرا و ویہ مجنون بشوق لیلی
مین شب گردان ہون شوق دیکھے ہے مجنون جہان اکیلا

و قد بت قلبی بنار عشق فیہ ارجو وصال صنما
زنار عشقش جو دل بسوزم جو بی جانان مرا تمنا
لگا کی آتش جلا کی دل کو صنم کے ملنے کی ہے تمنا

مجنون بن کے پھر رہا بن بن بیچ خراب
آگ لگی ہے عشق کی جل بل ہوا کباب

وسا حالی علی فراق فان حبذا کی نعم حالی
ہلاک گشتم جو در فراقت اگر بہ بینم حیات یا بم
فراق جانا نہیں مرکا ہو جو وصل ہووے تو جی اٹھون مین

فحین دعو باضطرابی یا رنی ندا لے موسیٰ
باضطرابی دل جو خواہم بلفظ ارنی صدا موسیٰ
مین ارنی پکارتا ہون یہ بیقراری نے مجکو مارا

دیوان ضامن

اُحِبُّ شوقاً لسیرٍ او رأیت قیساً لسیر فیہا	زنارِ عشقش چہ ل بسوزم بوصلِ جاناں مرا تمنا
وسار حالی علی فراق فان جدناک نعم حالے	باضطرابِ دل چہ خوانم بلفظ ارنی ندای موسےٰ
اذا لقینا حبیب قلبی وقعت وجباً بلمس قدم	کہ چند غافل ز حالِ مسکین لعشق آنکس مگو خدارا
فدیت نفسی علیک حبًا اطوف حولک کمثل کعبہ	ز جانِ دل مبتلائے نعم محبت من لسو بیش اولی

فان تمنّی بوصلِ ضامن فانت واللہ اہلِ ذالک
چو قتل سازی من گدارا کجاست ملجا و حبیب ماوی

حبیب دایم بسیر صحرا و بہ مجنون لشوق لیلی	وقدت قلبی بنارِ عشق فمنہ ارجو جمال صنما
ہلاک گشتیم در فراقت اگر بہ بینم حیات یابم	فحین ادعو باضطرابٍ ب ارنی ندائے موسی
اگر بہ بینم من آن حبیبی بپائے بوسی بیفتم از سر	اقول عجزاً ارفق قولاً بانی شئی تحب تہوی
چرا نسازم فدائے جاں اگر دیار یکہ اوست قبلہ	فان عشقی علیک ثبت فان حُبّی الیک اولی

اگر تو خواہی بوصلِ ضامن قسم خدارا کہ ممکن از تو
فان تفرج بقتل نفسی فاین ملجا و کیف ماوے

اُحبُّ شوقاً لسیرٍ او رأیت قیساً لسیر فیہا	جلا کو دلکو لگا کی آتش صنم کو ملنے کی ہے تمنا
وسار حالی علی فراقٍ فان جدناک نعم حالے	یہ ان ب نی بکارتا ہوں بیقراری نے مجکو مارا
اذا لقینا حبیب قلبی وقعت وجباً بلمس قدم	لگا ہے کس سے تجھے تعشق جو ایسا بسی مجھے بھلایا

دیوان ضامن

اگر ببینم من آن جبینی قعت وجہاً بلس قدم	کرچند غافل ز حال مسکین بائی فی تحب تھوی
چرا نسازم فدا جان خود وطوفا حولک کشل کعبہ	زجان و دل مبتلا ہم فان حبی الیک اولی

اگر تو خواہی بوصل ضامن فانت واللہ اہل ذالک
چہ قتل سازی من گدارا فاین ملجا و کیف ماوے

احسب شوقاً بسیر وادی بنا مجنون جہان اکیلا	وقد تقلبی بنار شوق صنم کے ملنے کی ہے تمنا
وسار حالی علی فراق جو وصل ہووے تو جی اٹھو نین	فحین ادعو باضطراب بیقراری نے مجکو مارا
اذ القینا حبیب قلبی اسی کے چھوئیں پانون پر گر	اقول عجزاً ارفق قولی اسی او سی مجھے بھلایا
فدیت نفسی علیک حباً وہی کعبہ وہی ہے قبلہ	فان عشقی علیک انت مجھے تعشق ہے اس صنم کا

فان تمنی بوصل ضامن تو میں بھی حاضر ہوں میری جانان
وان تفرج بقتل نفسی تو کہیے میرا کہان ٹھکانا

میں شوق گردان عشق و سری ابیت قیسا بسیر فیہا	جلا کے دلکو لگا کے آتش فمنہ ارجو وصال صنما
فراق جانا میں مر چکا ہوں فان جدنا ک نعم حالی	میں اب پی پی پکارتا ہوں برلب پی ندا آموسی
جو مجھسے بلجاوے ستمگر وقعت وجہاً ملبس قدم	لگا ہے کس سے تجھے تعشق بائی شی تحب تھوی
فدا ہوں سر کیونکہ ہر دم اطوف حولک کشل کعبہ	طواف کرتا ہو گرد اسکے وان حبی الیک اولی

جو وصل ضامن ہے وہ تجھ بنا فانت واللہ اہل ذالک	جو قتل کرتا ہے غم جانا فاین ملجا و کیف ماوی

دیوان ضامن

بازوی تقوی و زہد لیکے اُڑی بار ایک
اچھا نہوا ئے شیخ تم سے یہ بیمار ہجر
خانۂ چشموں نہیں یار جھانکے ہے بیٹھا ہوا
کعبہ و دیر و حرم کون مکان جان و دل

شمع سے پروانہ کی جل گئے پر دیکھنا
چرخ چہارم سر پاین تم بھی تر دیکھنا
پردہ دری دیکھنا روزن در دیکھنا
اُسکے بغیر از کوئی خالی نہ گھر دیکھنا

سُنتے ہین آئین گے وہ لاشۂ عاشق پہ یار
تو بھی تو ضامن کبھی دو گھڑی مر دیکھنا

ہمکو دیکھے جو کسی نے نہین بسمل دیکھا
عشق بازی کو ملائک نے تو مشکل دیکھا
موجزن عشق کی دریا مین نہیت ڈوب گئے
مثلِ گل چاک کیا ہمنے گریبان اپنا
کیا ہی لذت تری شمشیر مین ہے ای قاتل
ہوگیا ٹکڑے جگر مثلِ کتان پیشِ قمر
عیش فردوس ہے اور ہی یہی ایمان کامل
جسکو دیکھا اُسے مارا نظر پیار سے یار
سر اُٹھایا نہ کبھی سجدے سے کُشتے نے ترے

تیغ بُرّان کے تلے شکر کا قابل دیکھا
اس گران بار کا انسان کو حامل دیکھا
بحر الفت کا کسی نے نہین ساحل دیکھا
جب سے اُس پردہ نشین کو سرِ محفل دیکھا
لب ہر زخم کو ترا آب کا سائل دیکھا
لطف ہے تو نے جسے ای مہ کامل دیکھا
جسنے دل بھر کے تجھے ماہ شمائل دیکھا
ہمنے آنکھوں مین ترے زہر ہلاہل دیکھا
زیر شمشیر عبادت مین یہ کامل دیکھا

میری چاہت نے تجھے او خود پسند
موم دل تھا سنگِ خارا کر دیا
ہستی وہمی سے تمام کر دیا
ہم نے وحدت کی فلک پر آفتاب
ایک قطرہ تھا جو دریا کر دیا
گریہ طوفان رحمت نے مجھے
خاکساری نے ... کر دیا
بیخودی نے وہ ملا ساغرِ خاک
تیری بے مہری نے ضامن رہا
راز پنہاں آشکارا کر دیا

وہ تیری پاس ہی اسے ڈھونڈھے ہے تو کہان	اپنی خودی مین آپ تو اسکو چھپا رہا
معنیِ نحن و جہ کو فہمید چاہیے	ہر طرف جلوہ گر ہی وہ جلوہ دکھا رہا
وہ جان میری جان مین ایسا ہوا محیط	دلمین ہماری کوئی نہ اسکے سوا رہا

ضامن تو راز انفسکم عین جان سے دیکھ
تا نفس کو آپ وہ تجھ مین ملا رہا

اے پری تو نے مجھے کیا کر دیا	بے خبر مجنون و شیدا کر دیا
مست و بیکل ناتوان بیجان دل	عشق نے ہمکو یہ کیا کیا کر دیا
قیس سے آخر انا لیلےٰ کہا	عشق نے ادنیٰ سے اعلیٰ کر دیا
دیکھ لو حالت مری ای دوستو	الفتِ جانان نے ایسا کر دیا
اسکے کوچے مین نچھوڑا ای صبا	خاک کا میری بگولا کر دیا
وادیِ وحشت مین مجنون کیطرح	شورِ محشر ہم نے پیدا کر دیا
او ستمگر تیری فرقت نے مجھے	ہر گلی کوچے مین رسوا کر دیا
ای مرے یوسف زلیخائی دکھا	مفت ہمنے اپنا سودا کر دیا
گلبدن زخمون سے میرا تن بدن	تو نے قاتل گل ہزارا کر دیا
کوچۂ جانان کو اپنے خون سے	لالہ سان گلزار سارا کر دیا

دیوان ضامن

یقین ہے کہ جدھر کو وہ دلربا پھر جا
مثال قبلہ نما قبلۂ خدا پھر جا
ستمگر ... گل رعنائی ... لا سے پھر
پری جبین کیطرف کو تو ای صبا پھر جا

... ہو چکا
... ہو چکا
... سب بلا ہو چکا
عشق وہ ہے بلا جس سے عالم سب ...
... ضامن ... ہو چکا
... عشق ... ان مین ... ہو چکا

آتش شوق نے دیا ہی پھونک	جان و دل اور جگر جلا دیکھا
اپنی صورت کا آپ ہی عاشق	آپ پر آپ مبتلا دیکھا
ہو کے ظاہر ظہور مین وہ چھپا	ہمنے اسکا یہ حوصلہ دیکھا
جو گیا کوے یار مین نہ بچا	کوچہ یار پر بلا دیکھا
جب خودی گم گئی میان گئی	بخدا آپ کو خدا دیکھا
موج دریا کیطرح اسکو کہین	بحر وحدت کا آشنا دیکھا

اسکو دیکھا نہ تونے جب ضامن
اور دیکھا تو تونے کیا دیکھا

اس بیوفا سے دلکو لگایا تو کیا ہوا	بے غرض ہمنے ناز اٹھایا تو کیا ہوا
بن وصل یار کے جو فنا ہو گئے تو کیا	نام و نشان اپنا مٹایا تو کیا ہوا
غنچہ ہمارے دل کا کھلایا نہ اے صبا	گلشن مین تو نے گل جو کھلایا تو کیا ہوا
کیا کیا غم فراق مین روتا ہون اتدن	ظاہر مین تمنے ہمکو ہنسایا تو کیا ہوا
ہم لکی آئینے مین تمھین دیکھتے ہین یار	گو تمنے ہمسے منھ کو چھپایا تو کیا ہوا
جسدم کہ دم عدم کو نکل کر چلا گیا	وہ اجڑے گھر مین یار جو آیا تو کیا ہوا
دو طرح ہی ہجر جسپہ کہ دو کھا کا بیمار ہو	گر ہو پری بنا کو بنایا تو کیا ہوا

دیوان ضامن

نہ سمجھے سفر پیش ہے ہاے غفلت
کہ جب کوچ مین علت بجایا تو دیکھا
بہت ہمنے ڈھونڈھا بغل مین تہ پایا
صنم تمنے دل کو چرایا تو دیکھا
یہ رنگ حنا کب ہے ہاتھون مین تیرے
مزا خون ہم نے لگایا تو دیکھا
ہوا بیخبر تخم جہان مین عدم سے
ہمین تو نے وحشت جگایا تو دیکھا
صبا اسکو لیکے ہے خاک میری
بگو در بت کو گرایا تو دیکھا
جدا یا جو تھا اکبر دو جہان نہان
وہ خود بزم ساکھر آپ آیا تو دیکھا
مقام اپنا تھا عرش اعلی سے والا
خودی سے زمین پر گرایا تو دیکھا

بلا تہ عشق کو کیا نہ محبت سے غرض
راز دوان کو نہیں کوئی نہین محرم ساماں اپنا
راہ گم گشتہ ہو پیا آبلہ وادی فراق
ضامن اب ہو وہ کہان خضر بیابان اپنا

اُس شمع رو پہ ہو دل پروانہ جلگیا
بیہوش تھا یہ مجھسا جو دیوانہ جلگیا
دیتا نہیں تھا ایک بھی جرعہ شراب کا
ساقی نہ تھا ارا کیا میں خمخانہ جلگیا
دل تھا ہمارا جا گیا شان سوز عشق سے
پھونکا ہے اسطرح کہ کدۂ خانہ جلگیا
آتش فشان تو عاشق و معشوق عشق تھا
شمع جلی تو دیکھو پروانہ جل گیا
پوچھا نہ حال عاشق جانسوز کا کبھی
شمع پہ جان و مان ترا پروانہ جلگیا

دیوان ضامن

نہ ہم یان سے جاتے نہ تم رنج کھاتے
جو ضامن کو گھر پر بلایا تو دیکھا

جان دی دل بھی دیا دیدیا ایمان اپنا
پر عزیز و نہوا ہاے وہ جانان اپنا

خاک ہر منھہ پہ ملی چاک ہو داماں اپنا
ہمنے کیا کیا نہ کیا عشق مین سامان اپنا

چشمۂ خون ہو روان دیدۂ گریان اپنا
لگیا خاک مین جل کر دل سوزان اپنا

مصحف روے محمد کی تلاوت کیجے
یہ صحیفہ ہو مرا ہے یہی قرآن اپنا

ہمکو تنہائی مین تنہا گیا وہ چھوڑکر آج
گیا پہلو سے نکلکر دل نالان اپنا

چارہ سازی نہ چلی ہاے طبیبونکی کبھی
دمبدم زیادہ ہوا وحشت و خفقان اپنا

غم لیا درد لیا گریہ لیا نالہ لیا
لے لیا ہمنے صنم جوکہ ہو شایان اپنا

سینۂ و دل ہین پُر از داغ برنگ لالہ
سیر کرنے کو یہ کافی ہے گلستان اپنا

یہ شب تار ہو اور ہمکو ہو تارونکی شمار
ہو کہان جلوہ نما وہ مہ تابان اپنا

چاہ مین اُسکے زلیخا کی صفت آہ رو
ڈھونڈھتا ہون کہ ملے یوسف کنعان اپنا

چشم گریان ہو جگر سوزان ہوا اور دل ہو کباب
عشق مین اُسکے ہو یہ حال پریشان اپنا

ہو یہ مسجود ملائک شہ عالی درجات
رتبۂ قرب کہان جانے ہو انسان اپنا

باغ جنت کی طلب ہو نہ حورونکی ہوس
کوچۂ یار ہوا روضۂ رضوان اپنا

ایضاً لضامن

[illegible]

اسی کمانِ ابروِ نگاہِ تیر سے دل چھین گیا	زلف کا چلّا جو دیکھا جیب مین چلّانے لگا
نو بہارِ سبزۂ حسن پر پرو سے خدا	ہوتے ہی فرقت کے دیکھو مین تو سم کھانے لگا
مجھ مین اور غم مین ہمیشہ ربط و ضبط ایسا رہا	یا تو غم کھاتا تھا مین یا مجھکو غم کھانے لگا
شرم مین شر ہو شرارت ہی اٹھادی احجاب	غیر جب جاتا رہا تو جب بھی شرمانے لگا

برق کے مانند آ چمکا ہمیر عشقِ نازنین
خرمنِ ہستی ترا ضامن جو جل جانے لگا

دلِ شہید کو تیغِ جفا نے مار لیا	کسی کے غمزہ و ناز و ادا نے مار لیا
نہ چارہ سازی چلی عشق مین طبیبونکی	مریضِ عشق کو کامل دوا نے مار لیا
مسیح دم کبھی مرتا نہ مین قضا سے بھی	تمھاری چشمِ سیہ سرمہ سا نے مار لیا
ادل ہی ساتھ تھی اس شاہِ نازنین کی ہم	صدائے نغمۂ قاتل کو لبلبے نے مار لیا
یہ ناز و غمزہ کرشمہ نہین کسی بت مین	جہان کو آپ کی ترچھی ادا نے مار لیا
کسی سے کیا ہو تمنا کسی سے کیا ہو امید	دغا سے مل کے ہمین آشنا نے مار لیا
تمھارے پان کی سرخی نے کر دیا ہے شہید	ہمین تو سرخیِ رنگِ حنا نے مار لیا
جمالِ حسن کا پردہ کبھی نہین اٹھا	ہمین تو آپ کی شرم و حیا نے مار لیا
تمھاری خفگی بے وجہ سے لبو پہ ہے جان	بلائے غصہ و جور و جفا نے مار لیا

نثر جیست از زبان منشیان بلاغت نشان
تماشی از صحرای ناتک قدم آهوان
شعر ای افصح البیان در صحراے
بیای غزالان حقیقت جولان غزلیات
کتابت از ارقام حروف موشگافان قلم رو
خواطر عشاق در صفحہ بیان و اقلام
ابیاتش ز مطلع مرقوم اوراق قصائد
مطلع از بس ز مقطع مبرا و مقطع

و روادی فصاحت آباد ابر عشق از
جولانی تنگ مخمسات حواس خمسہ
در رباعیات اربع عناصر ہم تن و بشر
در ہمہ قطعات قدرتش منجمر و منتشر
و مسدسات جہات ستہ در یمین
شش پنج مثمن و متفرقات او

دیوان قصائد

تیری آنکھوں نین وہ اثر دیکھا	مار ڈالا وہین جدھر دیکھا
یار تمنے ادھر اُدھر دیکھا	پیر نہ تمنے کبھی ادھر دیکھا
وصل کے دن قریب ایسا جلا	اُسکو فی النار کو السقر دیکھا
رحم اُسکو کبھی نہ آیا ہاے	ہمنے قدمونپہ سر بھی دھر دیکھا
دار فانی مین ایسا دیکھا اُسے	جسطرح خواب مین قمر دیکھا
چارہ سازی نہ کی مسیحا دم	تم پہ سنو سنو طرح سے مر دیکھا
واہ وا بارگاہ حضرت عشق	تیرے کوچے مین شور و شر دیکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ مے گوید باو از صریر	مے کنم مرغان معنی را صفیر

گلدستہ معرفت نثار بر ذاتیکہ اسمش نضارت بخش گلزار معنیست و گلشن عرفان تصدق بر نامی کہ ذاتش لاثانی وحدہٗ لاشریک شان اوست آنا اللہ واحدٌ فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکتہ ایست از سراج دیوان عرفانش و نکات مضامین خوش آئین شاعران و دقائق اندیش رمزیست از قانون صدر دیوانش دواوین جیست مضامین بیش ادراک کنہ ذات او پارہ پارہ لبس آوارہ و مثنویات رنگین نکات بمقابلہ دریافت صفات او ناکارہ

مستزادش [illegible]
کال [illegible]

مشکل
تعریف او چیست بمعیار وہ و گو
[illegible]
[illegible]
بریف [illegible] وصال [illegible]
[illegible]
از زبان [illegible]

قدوسی ستوده سبحان الذی اسری بعبده لیلاً در ذکر معراج حبیب خود و از لسان
خود فرموده حبیبی که حسن محبوبان جهان حبه از خرمن حسن مستحسنش نمید و خته
بر جبرئیل از پر تو حسن سوخته لبیبیکه لب لباب جمله بنی آدم است و علت غائی
خلقت عالم رسولیکه خالق او بخطابش و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین گفت
مقبولیکه بلسان خود گوهر کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین بسلک کلام در سفت
دُرّ یتیم نبی کریم احمد بے میم رؤف رحیم احمد مجتبے محمد مصطفے صلی الله
علیه و علے آله و اهل بیته و اصحابه اجمعین بعدد کل معلوماته الی یوم الدین

غزل

فرمود خدا بوصف آن پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
عرفان خدا باو هویدا — فرمود اگرچه ما عرفناک
اے ابر کرم بعشق خود کن — چشم گریان و سینه ام چاک
هجر تو سموم جان فگار است — وصل تو برائے است تریاک
صوفی بغم تو سست دل شد — فرمانش بعشق خویش چالاک

اما بعد فقیر حقیر پر تقصیر عبد عاصی بندهٔ ذوالمنن محمد ابوالحسن بن محمد قاسم علی

قصیدہ مؤلفہ از طرف
مؤلف بجناب حضرت
مصنف مدظلہ العالی لکھے
دُوْرُ الصباح و اللیالی

وگاہ و ناگاہ از خاطر دریا مقاطر بہر ہدایت سالکان این مسلک خداوانی علی حیثیتہ المقال صادر می گشتند بسعی تمام کمر ہمت بستہ باجماع آن می کوشم و پارہائے دل و لخت جگر را بجز بدیدارانش میفروشم

مثنوی

این متابعت سرّ نہانی	کاشف رازہائے ربانی
استعارات ظاہری مپسند	اے برادر اگر تو میخوانی
بنگر از دیدۂ حقیقت بین	مکنیش بار موز سبحانی
بدمپندار بدمگو کس را	گر تو اسرار حق نمیدانی
طرفہ دیوان پر از معانی عشق	می نویسم کہ ہست لاثانی

قطعۂ تاریخ تالیف این دیوان لطیف از فقیر عبد الغفور گنگوہی الجلال آبادی عفا اللہ عنہ صابری المتخلص بصوفی وفتادی

دیوان انتخاب مقامات معرفت	ترتیب یافتہ ز کرامات معرفت
صوفی سروش غیب بتاریخ سال او	گفت از زبان خویش کمالات معرفت
	۱۲۸۲ھ

کیا جامع زیب نمک یہ نجم کی محفل ہو
خدا جانے یہ دیوان قوت روح و راحت دل ہو
یہی افلاک قصائد ہے مع جوہر کی جا حاصل ہو
یہ گلزار معانی ہے نتیجہ اسکا حاصل ہو
عدد ہا رتبہ اور ما روشان [illegible] جا بیٹھیں
یہ دیوان حسن ہے ۱۲۸۵ [illegible] باطل ہو

دیوان رضا بس

[illegible]

دیوان

ردیف الف

دیوان گلدستۂ معرفت

معروف بہ دیوان ضامن

تمھاری ذات ہی پر کرم اے مہر بخشایش
اگر کرو کرم اک دم میں دریا دست سائل ہو

نگاہ فیض گر ڈالو کسی پر چشم عرفان سے
اگر ہو جاہل و اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو

تمھارا سلسلہ اک قربت حق کا وسیلہ ہے
جو ہو اس میں مسلسل رحمت حق اسپہ نازل ہو

حصول مدعا حاصل وصال حق بعین حاصل
جو کوئی تمسے ہو واصل وہ بیشک حق سے واصل ہو

جو کوئی آپکا عارف وہ بیشک عارف حق ہے
اگر ہو آپ سے غافل وہ غافل حق سے غافل ہو

عطا حق نے کیا تمکو وہ فیض صابری حضرت
پڑی جس پر نگاہ مہر کیا کیا اُسکو حاصل ہو

کرو تم دستگیری جسکی جو بیعت کرے تم سے
جو صافی ہو تو صوفی ہو جو عالم ہو تو عامل ہو

ولی ہو غوث ہو مخدوم ہو صاحب ولایت ہو
کھلے ضرب فرائض دم میں طی قرب نوافل ہو

رہی تم پر ہمیشہ خواجگان چشت کا سایہ
طفیل انکے ہمارے سر پہ دائم آپکا ظل ہو

وہ خاصان خدا یعنی شفاقی ذات اقدس ہین
کہ نام انکا ہمیشہ ورد زبان عقد انامل ہو

تصدق خاندان پاک کا اے حضرت ضامن
بر آئے مدعا دل کہ تم میرے متکفل ہو

دیوان ضامن

مطلع ثانی

قتل کرکے بھی نہوی دل قاتل ٹھنڈا
پانون سے لاش کو ٹھکرا کے ہوا بسمل ٹھنڈا
عاشق زار تو زندہ ہی ہوا گو غش مین ہے
ہاتھ کا جوڑ کے کر جور شمائل ٹھنڈا
زخمی تیر نگہ آہ جدائی مین تری
دم حسرت زدہ ٹوٹتا ہے گھائل ٹھنڈا
ہاتھ پانون نہ بنے اٹھی کا ہے قاتل ٹھنڈا
جیتے تک صبر ترا ہو وے نہ کامل ٹھنڈا
اُٹھ گئے ہم شب ہجران مین محفل سے تری
سامنا ہوا اب تو ہوا دل ہمہ کامل ٹھنڈا
وقت پیری مین ہمین داغ محبت کا مرا
بس چراغ سحری کرتے ہین عاشق ٹھنڈا

دیوان ضامن

[illegible] نصیب عاشق کو ہوا [illegible] ٹھنڈا
دل ناشاد [illegible] پروانہ [illegible] بسمل ٹھنڈا
جلتی ہین [illegible] پریون نے [illegible] دل
[illegible] بلبل ٹھنڈا
[illegible]
[illegible] بسمل ٹھنڈا

کہین آتش کہین بہ رنگ باد	کہین خاک اور آب تر دیکھا
سب کو دیکھے نظر نہ آوے وہ	عقل نے اسکو جون نظر دیکھا
اُنکے عاشق ہوئی ہین ہم ایسکے	پانون دیکھا نہ اُسکا سر دیکھا

عشق مین اُس کے مر چکا ضامن
ہم نے دیکھا تو یہ نگر دیکھا

ای دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بنگیا	اور شوق روی شمع مین پروانہ بنگیا
گھبرا کے جون خیال گریزان ہوا دل	پہلو مین اک رفیق تھا بیگانہ بنگیا
یا دہ خیال روی بتان مین وہ رشک چین	پہلو ہمارا کیا ہی پری خانہ بنگیا
وحشی خراب حال پریشان و دردمند	فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بنگیا
پیر مغان سے ہمکو ملی ہے شراب عشق	زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بنگیا
ای مدعی رقیب کیا جانے لطف ہجر	جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بنگیا
بیت الحرم تھا کعبۂ دل خانۂ خدا	یا دہ بتان ہند مین بتخانہ بنگیا

ضامن فراق یار کی تحریر کیا ضرور
عالم مین تیرے عشق کا افسانہ بنگیا

قتل کرکے تو ہوا دل ترا قاتل ٹھنڈا	پر نہو گا کبھی ہرگز ترا بسمل ٹھنڈا

[illegible] ٹھنڈا
[illegible] بسمل ٹھنڈا
[illegible] قاتل ٹھنڈا
[illegible] ٹھنڈا
[illegible]

کچھ حور کی خواہش ہے نہ جنت کی طلب ہے
مرتا ہوں مری جان گرفتار ہوں تیرا

دنیا میں زلیخا کی صفت ای مرے یوسف
بازار محبت میں خریدار ہوں تیرا

بیہوش کیا ہے مجھے جلووں نے تمہارے
اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہوں تیرا

بلبل کی طرح شور و فغان کرتے ہیں ہر جو
میں جان رنگین یار میں گلزار ہوں تیرا

میں بادہ پیمائے غم وحدت کا ہوں ساقی
دے جام محبت مجھے میخوار ہوں تیرا

کیا غرض مجھے چھیڑتے ہیں یہ قاضی و ملا
گر نیک ہوں یا بد ہوں گنہگار ہوں تیرا

ای صاحب غیرت مری جلدی ہی خبر لے
بدنام ہوا میں سر بازار ہوں تیرا

سو بار اگر پوچھے گا تو کس کا ہے شیدا
تیرا ہوں میں تیرا ہوں میں سو بار ہوں تیرا

کانٹا سا کھٹکتا ہوں رقیبوں کے جگر میں
گل ہوں میں ترے باغ کا یا خار ہوں تیرا

ضامن تری فرقت سے لب جان ہے پیارے
آ بل مرے عیسی کہ میں بیمار ہوں تیرا

مسجود ملائک تو ہے آدم کس کو تو نے سجدہ کیا
بت میں تو چھپا کیا ہے تو ہی تجھ میں تو ہے ذات خدا

خودی کا پردہ ایسا چھایا دل پر تیرے اے غافل
چھوٹ گئیں جب دل کی آنکھیں نظر نہ آیا تجھ کو ذرا

چاروں عناصر تیرا بندہ پانچوں آفاقی تم ہی میں ہر
جان جہان سب تجھ ہی میں ہیں تجھ سے بہتر ہے وہ کیا

چاند سورج سب تیری خاطر خدمتگار بنا ہی دیے
اب تک تو نے اسے نہ جانا جس نے ایسا تجھے کیا

دیوان ضامن

[illegible]

دیوان ضامن

آتش الفت مین جلتا ہون وہین گھستا ہون	دمبدم جون ذرۂ اخگر تڑپنا لوٹنا
یارب محفل مین دل اپنا ہے ایسا دوستو	وجد صوفی سے زیادہ ہے تڑپنا لوٹنا
زلف مشکین کے تصور مین پریشانی ہے	شکل کاکل یار کے رخ پر تڑپنا لوٹنا
مار ڈالا ہے ترے جلوے نے اے شمع رو	مثل پروانے کے ہے شب بھر تڑپنا لوٹنا

یار ملجائے گا ضامن بیقراری کیا ضرور
برق کے مانند تو مت کر تڑپنا لوٹنا

تم مرے پاس اگر آج بھی ہوتے جانا	میری رونے پہ وہان آپ بھی ہنستے جانا
رشتۂ مہر و وفا آپ کا ہوتا کنگنا	گوہر دل جو مرا اس مین پروتے جانا
بخت بیدار تو جب اپنا سمجھتا یارب	سر کو زانو پہ مری رکھکے جو سوتے جانا
بیوفائی تری معلوم اگر ہوتی ہمین	تری الفت مین کبھی دل کو نہ کھوتے جانا
باغ مقتل مین اگر سیر کو آئے صنم	کشتۂ ناز کی تربت پہ بھی ہوتے جانا
کوئی کشتہ نہ ہمین وحشی و مجنون رہتا	ہم جو رسوا تری چاہت مین نہ ہوتے جانا
تیرے کشتے کو کبھی زندہ نہ کرتے عیسیٰ	چارہ سازی سے مری وہ بھی ہین روتے جانا
باغ دنیا مین ثمر مہر و وفا کا پاتے	تخم الفت کا کسی دل مین جو بوتے جانا
منزل عشق مین ہر ایک قدم پر ضامن	اشک سے داغ حسرت کو بھگوتے جانا

[illegible]

مین ڈھونڈھتا پھرا اُسکو تو وہ دہن مین بسا ہمیشہ زندہ ہوا تیغ یار کا کُشتہ	وہ بات تھا مری اسکو مین درجا سمجھا کہ کوی یار کو جو دشت کربلا سمجھا

مثال شمع کے محفل مین جلگیا ضامن
کسوی نہ راز مرے دل کا آشنا سمجھا

بے خطا یار نے ہمین مارا	تو دل زار نے ہمین مارا
مار ڈالا کسی کی چاہت نے	الفت یار نے ہمین مارا
جا ہئین کیا ہم طواف کعبہ کو	بت عیار نے ہمین مارا
مار ڈالو جو مارتے ہو جی	چشم خونخوار نے ہمین مارا
بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم	اُس جفاکار نے ہمین مارا
دام کاکل کی قید سے نہ چھٹے	زلف پل دار نے ہمین مارا
حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب	عشق بیکار نے ہمین مارا
اُسکی ٹھوکر سے دل ہوا پامال	کبک رفتار نے ہمین مارا
تیر مژگان کمان ابرو سے	اُس کلہ دار نے ہمین مارا
شادی مرگ ہم اُسے سمجھے	مہربان یار نے ہمین مارا
مثل موسیٰ کے لن ترانی سن	شوق دیدار نے ہمین مارا

دیوان ضامن

[illegible]

صل علی محمد الشافع فی الامم

[illegible]

دیوان ضامن

غیر پیتے ہین مجھی پیاسے ابلی ہے	ساقیا ساغر مے ہمکو پلایا نہ گیا
ای عزیزو کہو کس طور تسلی ہووے	تمسے یان تک بت کافر کو بلایا نہ گیا
ڈھونڈھتے پھرتے رہے کوہ و بیابان مین	یار تھا پاس ہی پر ہمسے تو پایا نہ گیا
بیخودی ہمپہ یہ چھائی کہ ہوئی ہوش خطا	ہم وہان پہونچے کہ پھر ہمسے تو آیا نہ گیا
دست وحشت نے کیا چاک گریبان حیا	سوزن عقل سے پھر اسکو سلایا نہ گیا
وصل دلدار میسر نہ ہوا گاہ ہمین	بار ہجران بھی تو پھر ہمسے اٹھایا نہ گیا
کیا کہون طالع بدخواہ کی ناکامی کو	ایکدن یار کو ضامن سے منایا نہ گیا

خنجر ابرو کا جب تمنے اشارا کر دیا	راز پنہان غم دل کا آشکارا کر دیا
غرق ہے طوفان گریہ مین سفینہ چشم کا	ہجر نے دریای غم کو بے کنارا کر دیا
رشک گلزار ارم ہے عندلیبو دیکھ لو	کوچہ جانان نے خون سے ہمنے سارا کر دیا
عاشقون نے نالہ سے گردون کہا اڑا دیے	مین عصای آہ سے اسکا سہارا کر دیا
گر ہت کر قتل کرنے کی مرے بیجرم تو	تیری فرقت نے ہمین تو غم کا مارا کر دیا
یار کو گھر سے جدا ہمسے فلک چہرا جگر	ہمنے بھی تجھپر وہان ہونکا آرا کر دیا
ناتوان ہین جان بلب ہین نقش خون دی اپنا	دیکھ لو یہ حال اب تمنے ہمارا کر دیا
ہر حساب ہندسہ منظور تیری تیغ کو	لوح سینہ کو مرے تشکہ سے ہی سارا کر دیا

غزل

دیوان رضا ضامن

ہو گئے پہلے فنا ہونے سے فانی ضامن

شیوۂ اہل رضا اہل فنا کا دیکھا

رخ نور جلوۂ مصطفےٰ وہ خدا کا نور جمال تھا

جو تمام خلق میں ہے عیاں یہ کمال احسنین کمال تھا

قفس حیات کو توڑ کے گیا مرغ دل جو عدم کو ہے

مری جان پر پر و بال بھی بخدا یہ سخت وبال تھا

گئی پیاس خلق کی میرے کچھ کرم فیض ای بت ناز نین

تری آب تیغ کا وصف ہم کہوں کیا کہ آب زلال تھا

نہ تو زر ہے مجھ پہ کہ دوں تجھے تو امیر ہے میں فقیر ہوں

دل و جان تھا سو تجھے دیا یہی ایک مجھ میں کمال تھا

لب بام پر وہ جو آ گیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا

وہ قمر تھا ہائے جو چھپ گیا وہ پری تھا حور خصال تھا

جو خودی کا پردہ اٹھا دیا تو وصال یار کا ڈھب بنا

وہ ہمارے سامنے آ گیا کہ شہود جس کا محال تھا

دل و جان عشق نے کھو دیا مرے پاس یار نہ کچھ رہا

ہاتھ اپنا صنم ... دلبر ملا اچھا

اچھا ہوا وہ خود اچھا ہے یار بھلا اچھا

آپ طالب ہے ... خود آپ کو مطلوب کیا

کیا تجھ کو ... معرفت میں ضامن بدنام

ہم کو دیوانہ کیا وحشی و مجذوب کیا

جگر اسلاف ... مکتوب کیا

کامل

فلک نے جبکہ گرایا مجھکو دل سے ضامن
حضرت شاہ زمن الفت سے اٹھایا ہوگا
دل ہوا مشتاق جب سے اس بت نادان کا
سب سمجھا بیٹھا ہون قصہ دین اور ایمان کا
اے ستمگر کیا سبب کیا مدعا کیا واسطے
ہو گیا ایسا جو تو دشمن ہماری جان کا
خواہش ہی نہیں گر اصلا نہین مجھکو رہی
[illegible]

ناصحا مجکو نصیحت کیا کرے ہی دیکھ تو
اور ہی مشرب سدا سی ہی یہان رندان کا
[illegible]
کس قدر اچھا لگا ہی جلوہ اس رخ تابان کا

قاتل نے تری ہمکو اب مار لیا اچھا	اس مار سیہ گون نے یہ کار کیا اچھا
فرقت مین تری کب تک بیمار جیا اچھا	آ بہر خدا اب تو اے یار ذرا اچھا
انکار ہی بوسے سے اقرار ہی ملنے کا	انکار کیا اچھا اصرار کیا اچھا
زلفون کا تری قیدی چھٹتی ہین کہ زندہ ہے	اب تک نہوا ہاے یہ بیمار بلا اچھا
ساقی ترا میخانہ آباد رہو اسم سے	پھر جام مے الفت ہر بار پلا اچھا
ہر بار کے جلنے سے ہر روز کے تنگی سے	اب شمع یہ پروانہ اک بار جلا اچھا
کیا کیا ہی بری سیکر اس باغ جہان مین ہی	کیا گلشن عالم مین گلزار کھلا اچھا
ہو رہیے یہ خوبان کی جو چاہین سو کر بیٹھین	ہوتا ہی نہین انکا اے یار گلا اچھا
قاتل تو ذرا اپنے بسمل کو تڑپنے دے	کاٹا ہی جو اب تو نے خونخوار گلا اچھا

غیر و نہین تو جاتے ہین خوش ہو کر وہ اے ضامن
اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

یا علی جسپہ ترے لطف کا سایا ہوگا	تخت شاہی سر بلند اسکا تو پایا ہوگا
یا محمد ہے تری سامنے یوسف ذرہ	دست قدرت نے ترا حسن بنایا ہوگا
جسنے کونین مین سمجھا ہی تصیص نشیب و نیاہ	اسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا
چاہ یوسف کی رہی ہوگی نہ یوسف کی طلب	جسکی آنکھون مین ترا حسن سمایا ہوگا

[illegible]

آپ ہی بلبل آپ ہی قمری طوطی اور شمشاد	سیر چمن کو آپ گیا وہ کیا کیا اسکا نام ہوا
ملک عدم سے آپ ہی آیا اپنے اندر آپ سمایا	آپکو ڈھونڈھا آپ ہی پایا اسکا یہ انجام ہوا
آپ ہی کھاوے آپ ہی پیوے آپ ہی قادر ہر شئے پر	آپ ہی گردش آپ ہی بستہ آپ ہی وہ بادام ہوا

آپ ہی اللہ آپ محمدؐ آپ ہی عاشق اور معشوق
اپنا نام رکھا کے ضامن آپ ہی وہ بدنام ہوا

ہمنے جانان کے تئین دلبر جانا جانا	لیکن اس جان نے دشمن ہمین اپنا جانا
میری خون سے ترا آلودہ نہو جاوامن	کبک رفتار ستمگار اٹھانا جانا
تجکو کہتا تھا نہ ای دل کہ خطا پائیگا	اسکے کوچے مین نہ رکھو روز کا آنا جانا
کیون خیال آوے کسی غیر کا دل مین اپنے	عشق نے تیرے کیا ہمین ٹھکانا جانا
دام کاکل مین پھنسا دیکھکے تل مرغِ دل	کنج صیاد یہ نادان نے دانا جانا
ہاتھ پاؤن تری بسمل کے جو ہو جائین سرد	قبضۂ تیغ سے جب ہاتھ اٹھانا جانا
سرخی لب کے لیے خون مرا کافی ہے	برگ تنبول بنا کر کے نہ کھانا جانا
مجھسے احباب مری جبکہ اٹھالیوین ہاتھ	فاتحہ پڑھنے کو جب ہاتھ اٹھانا جانا
مضطرب مثل ہوئین ہون وہ چراغ گشتہ	اپنے بسمل کا سفر دیکھ کے جانا جانا
تیری قدمونکی قسم قدمونکا تکیہ ہو ترے	بستر گل پہ یہ بہتر ہے سرہانا جانا

دیوان ضامن

جب وہ خورشید رو آ کر دوبارا پھر گیا
ہم وہ بھی ... تیری قسمت کا تارا پھر گیا

غزل

پی کے جام صبوحی ضامن ابھی اور ...
عاشق صادق کو لازم ہے رضا ہو دلربا
تیغ ابرو کا جو قاتل سے اشارہ ہو گیا
اب ہمارے طرف بھی جو دل تمہارا پھر گیا

وہ کون ہے ضامن مین گرفتار ہون کسکا
ڈھونڈھا اسے عالم مین نشان اسکا نہ پایا
... در روزن دیوار ہون کسکا
بلبل مین تری یار ہے جو ... ای دل
مین آپ ہے ... نظر دار ہون کسکا
بلبل مین اصل ... اوقات بسر ہے
پردہ ہون ... بیمار ہون کسکا
بیٹھا ہون مجھ تو کوئی ... وقت ہے سودا

مچھے عشق اور محبت دن رات کام اپنا
مشہور عاشقون مین مجنون ہے نام اپنا
کس طرح ہاتھ آوے وہ مرغ لامکانی
صیاد سے ہے زیادہ ... دام اپنا
رندی ... مذہب ... ہے اپنا
... خاصون مین عام اپنا

دیوان ضامن

[illegible]

غزل بطور سہرا

مانہ مین نور فشان ہے یہ جبین کا سہرا
رشک افزاے گل تر لعل یمن کا سہرا

بارک اللہ مبارک ہو دلہن کا سہرا
جلوہ گر حسن بھرا غنچہ دہن کا سہرا

مجھ مہر مین ڈالا ہے ستارون کا سینہ
ماہ نے دیکھا جو دولہا و دلہن کا سہرا

کہکشان نے بھی کیا گوہر انجم کو نثار
ہے گل نازنبوت کے چمن کا سہرا

ہو مبارک مرے احباب کو ہر روز خوشی
کیا ہی ضامن نے کہا ہے یہ جشن کا سہرا

تبلا دو طبیبو کہ مین بیمار ہون کسکا
جویاے شفا شربت دیدار ہون کسکا

آرنی کی صدا لب پہ ہے اور دیدۂ خونبار
موسیٰ کی صفت طالب دیدار ہون کسکا

آتی ہے نظر ہمکو بتون مین بھی تجلی
در پردہ عزیزو مین طلبگار ہون کسکا

مین صورت گل آنکھ مین بلبل کی سمایا
اعدا کے سوا اور کہو خار ہون کسکا

اسطرح گرا خاک پہ ہون اٹھ نہین سکتا
پامال روش ناز کے رفتار ہون کسکا

اے عشق شہنشاہ خداوند دو عالم
جز آپ کے مین بندۂ سرکار ہون کسکا

اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہو نمایان
دیکھو تو کہ مین مظہر اسرار ہون کسکا

[illegible]

ردیف الباء

ساقی تری دوری میں مے دلدار نہ دیکھا
اور بادۂ گلگون کا خریدار نہ دیکھا

عالم میں کوئی ہمنے تو بیکار نہ دیکھا
ہر کار میں پر یار سا بیکار نہ دیکھا

مفاید نہ رہی مے ترے خمخانے میں ساقی
بدست ہے عشق کا سرشار نہ دیکھا

ہم دیکھتے ہیں عیش مہیا ہے ولیکن
برباد ہی سب عیش اگر یار نہ دیکھا

جوں شمع ہے در پردۂ فانوس میں روشن
بے پردہ کبھی یار کا دیدار نہ دیکھا

گر عمر ترے بام کے نیچے ہوئی آخر
اے بخت سیہ روزن و دیوار نہ دیکھا

جیتا نہ رہے اور نہ مر جاسے یہ بیمار
مانند تپ عشق کے آزار نہ دیکھا

گو مجلس تک تری جا پہونچا ہی عاشق
افسوس کبھی آپ کا دربار نہ دیکھا

طالب ہے جہاں کسی ملاقات کا لیکن
جان بیچے جو دے ایسا طلبگار نہ دیکھا

بیہوش ہی ہشیار ہے پاس از نہان کا
بیہوش کی مانند تو ہشیار نہ دیکھا

ای دست جنوں چاک کیا ایسا گریبان
وحشی کی بدن پر تو کوئی تار نہ دیکھا

معلوم ہوا اسکندری میں آج گرو سکے
واعظ یہ قبا جبہ و دستار نہ دیکھا

بکتا ہی پھرا مصر کے بازار میں یوسف
یوسف کو میں اپنے سر بازار نہ دیکھا

مختار محمد ہیں ہر ایک کار کے ضامن
محبوب خدا سا کوئی مختار نہ دیکھا

دیوان ایمان

نشے میں جا کے تو کب ہوا چمن دامن تر
کہ خون بہا ہوا نہ رہ ہے لب

ترا عاشق زار تو اہل جفا تم تجربہ ہین
ہاے وہ مر ہی گیا

لبہا نازک سے وہ تری صدا دہن کی
[illegible]

اٹھے گا دم عیسی اب
[illegible]

کرون کیونکہ جور کا تیرے گلہ کبھی پردہ
[illegible]

اٹھا سے غم سے ملا
اسی غم مین تو کام تمام ہوا کیون کس سے
فراق کا رنج ذلت
[illegible]

ناخدا کشتی امت یہ ہے طوفان بلا
عشق نے آپکے معشوق بنایا ہمکو
میری آنکھونپہ کبھی پاے مبارک رکھدو
تاج شاہی سے تو بہتر ہی تمھاری نعلین
آپکی شوق محبت مین نکلجاے یہ دم
ہم گداے در احمد ہین نہین کچھ پروا

تو خبر جلد کہ ہے تمسے حفاظت کی طلب
آتش عشق کو ہر دم ہے زیارت کی طلب
قرۃ العین ہو حاصل ہے عنایت کی طلب
سر پہ رکھون تو کرون یا رسالت کی طلب
دیجیے بہر خدا مجکو ہدایت کی طلب
چاہ دنیا کی ہین اور نہ ریاست کی طلب

پنجتن پاک کی الفت مین فدا ہو جانا
تجکو ضامن ہے اگر خاص شہادت کی طلب

رہے خانۂ جان مین ہمیشہ صنم کبھی ملنے کا اسکے نہوا سبب
تجھے پردے مین ایسا وہ غیرت حور کہ نہو دی خبر یہ ستم ہے غضب
تمھین ڈھونڈھتے پھرتے ہین شمس و قمر نہین ثانی تمھارا کوئی بشر
تری صدقے ہین سارے یہ جن و بشر تری مثل صنم پری ہو سکے کب
تجھے کہتے ہین جلوۂ رشک قمر تجھے کہتے کمان دریدہ جگر
تجھے سرو روان کہین ساری بشر تجھے کہتے ہین قمری طوق لقب
ترے شوق وصال ہین چھوٹا وطن تری کوچے مین آئی تو پہنا کفن

دیوان ضامن

[illegible]

ترے در پہ ہر ضامن علی یک طرا شہہ ہر دو سرا و امیر عرب

ردیف تای فوقانی

کیا دیکھیے یہ پروانہ دل زار کی ہمت
غالب ہے رخ شمع دل آزار کی ہمت

گر گوہر و مرجان سی کیا کرتے ہین دامن
دیکھو یہ مرے دیدۂ خونبار کی ہمت

دیکھین نہ کبھی حور کو جنت مین مری جان
یا رشک ہے تری طالب دیدار کی ہمت

بے پیر بلائے مرے گھر آپ وہ آئے
عالی ہے یہ اُس عالی مقدار کی ہمت

عالم کو کیا مست خرابات سے ناز
مصروف ہے یہ ساقی سرشار کی ہمت

ہے دل مین تمنا کہ بیان کیجیے کچھ حال
قاصر ہے وہان دست گفتار کی ہمت

وہ کشتۂ بیجان کو تیئن دم مین جلاتے
ہے رشک مسیحا تری رفتار کی ہمت

صحرا مین تری مجنون کی پابوس کو آئے
اے آبلہ پا دیکھیے طلبگار کی ہمت

عاشق کو غم ہجر سے اک دم مین چھڑایا
کیا کہیے کہ کیا ہے تری تلوار کی ہمت

دائرہ ہے بیان عشق کے نقطے کو سب عالم
جاذب ہے ترے نقطۂ پرکار کی ہمت

ہر زخم جگر پر مرے زنگار چھڑک دو
اے یار دوا گر ہے تمھین کچھ بیمار کی ہمت

اب سینۂ و دل مین ہے کمر بازو و کمر مین
ہو جاے خدا حیدر کرار کی ہمت

دیوان ضامن

سب حال بیان کیجئے [illegible]
بیچارہ وہ اگر ہو کوئی گفتار کا باعث
ابتک ہو تم ذرا نہیں کیون عاشق بیدل
[illegible] معلوم ہو بیمار کا باعث
معشوق کا کہنا جو نہ مانے کوئی ضامن
[illegible] خفگی دلدار کا باعث
تو جو مجھ سے خفا ہے کیا باعث
تیغ ہے یار ہمین کیا ہے کیا باعث
کیون نہین مانتا ہے کیا باعث
دل [illegible] چاہتا ہے کیا باعث
عشق ہوا یا خدا ہے کیا باعث

شوق دیدار صنم مین بیخودی یا نشک ہوئی
گاہ بیخود ہجر مین ہون باخبر ہون وصل مین
اک فقط مین ہی نہین ہون عشق مین اسکے کہ مست
دل کیے پامال کتنے روز مردے جی اٹھے

آج بت آر ہی کیسا ہون بر سر بازار مست
یار بھی ہمکو ملا کیسا ہی خود ہشیار مست
شمس تبریز و جنید و شبلی و عطار مست
اے مسیحا ہے عجب تیری تو یہ رفتار مست

جب سے ساقی نے پلایا جام وحدت کا مجھے
حشر تک ضامن رہیگا بیخود و سرشار مست

ردیف ثای مثلثہ

معلوم نہین خفگی دلدار کا باعث
جاؤن نہ کبھی کوچۂ دلدار مین ہرگز
اقرار تو کیا تھا شب وصل مین تمسے
چاہے جسے ملجائے وہ خود کام ستمگر
سوتی کیطرح گر گئے بیہوش ہوئے سب
انداز نئی چال نئی ناز نئے ہین

بیجرم و خطا تیغ قضا کار کا باعث
لیجائے ہے یہ عشق دل زار کا باعث
ظاہر نہوا ہمکو پر انکار کا باعث
موجب ہو نہ تسبیح نہ زنار کا باعث
اے یار وہ ہے جلوۂ دیدار کا باعث
یہ سب ہے میان حسن کے اظہار کا باعث

دیوان ضامن

یار عجب ہے کیا باعث
[illegible] ضامن
[illegible] ہے کیا باعث

دیوان مومن

قید مین صیادوں کے ہم آ پھنسے افسوس ہے
مُرغِ دل قیدِ ستم مین آ پڑے ابد ہی عبث

زلفِ سنبل یار کو ہر دم سنواری ہی صبا
کاکلِ مشکین کو ای مشاطہ شانہ ہی عبث

جو کُشتہ ہین تری تیغِ تغافل کے صنم
اُنکو جینا ہی عبث اور زہر کھانا ہی عبث

جا ہی عاشق کو خاکِ کوے جانان ہو رہے
جو گیا کوچے مین اُسکے پھر کر آنا ہی عبث

اشک دیدہ یاکسطرح اشکِ بُتان مین ہو روان
آہ کا اُسکو عزیزو تازیانہ ہی عبث

جلگیا ای شمع تجھپر شوقِ دل سے جان نثار
ماتمِ پروانہ پر آنسو بہانا ہی عبث

ہے مگر مدِّ نظر جانا رقیبونمین تمھین
جا بیٹھے جانا وہان ہمکو سُنانا ہی عبث

تو نہ آیا اپنے کُشتے کے جنازے پر کبھی
بعد مدت اُسکی مرقد پر بھی آنا ہی عبث

مرقدِ عاشق کو تیری سایۂ گیسو ہے بس
روضہ و گنبد کلس اور شامیانہ ہی عبث

طائرِ جان اُڑ گیا قیدِ دو عالم چھوڑ کر
مُرغِ لاہوتی کو ضامن آشیانہ ہی عبث

ردیف جیم

آنکھ مفلس کی لڑی سیمت زر دار سے آج
مُرغِ دل بازی لگی طائرِ پردار سے آج

دل مرا قید ہوا زلف مین تیری کافر
ربطِ مومن کو ہوا رشتۂ زنار سے آج

رنج لاکھوں ہوئی گو تجھپہ کرور دن صدمے
یا خدا ہو نہ مگر اس محبت عیار کو رنج

کوہکن کی جو لگا سر مین ہین تیشۂ عشق
خون عاشق سی ہوا اس کہسار کو رنج

معدن رنج ہون ایسا کہ مری رنج سی ہای
دشت غربت مین بھی ہی پانؤن سی ہر خار کو رنج

کیون عبث کیجیے اس یار کا شکوہ ضامن
عشق مین ہوتا ہی ہے عاشق غمخوار کو رنج

ردیف خای معجمہ

جو گنج ہاتھ نہ آئے تو کچھ نہ لاے رنج
سو گنج رنج کا ہی گنج صد بلاے رنج

دولت کے گنج کو دیکھو تو رنج ہوتا ہے
قسم خدا کی ہی کیا کیا نہ یہ دکھاے رنج

خوشی کی باتین کرو اور خوش ہو بے رنج
عزیز جانو اسی دل سے جو اٹھاے رنج

یہ رنج شغل قضا ہے کہ مار ڈالے ہی
زمین کی نیچے شجاعونکو یہ تو لاے رنج

ترنج اسلیے ہی ترش اسمین بھی ہی رنج
برنج خور بھی ہوتی ہین مبتلاے رنج

ذرہ سی بات مین رنجیدہ جو کہ ہو جاوے
تم اس سی بچا کرو وہ بھی ہی اک بناے رنج

مٹا دے دفتر دل سے تو رنج کو ضامن
بہت سے دنیا مین تو تو نے اُٹھاے رنج

ردیف حای حطی

دفترِ وحدت ہے ضامن صفحۂ خاطر ترا
لوحِ دل سے ہوگیا حرفِ دوئی کا انتساخ

ردیف دال مہملہ

کیا کیا نہین محبوبہ کرتے بیداد — اللہ سے ہی بتون کی فریاد
قد کو ترے قامتِ قیامت — شمشاد کہون کہ سروِ آزاد
ہے سامنے تیرے دست بستہ — خوبان کا اگر تو ہی ہے استاد
آنکھون مین ہی نور تیرے دم سے — ہے خانۂ دل تجھی سے آباد
تو غمزہ نواز فتنہ زا ہے — ہے ناز و ادا کی تو ہی بنیاد
یہ چرخِ کہن ہے پیرِ دیرین — صدہا ایسے داؤن گھات ہین یاد
اے ظلم شعار آفتِ جان — اِس فن مین ترا ہی کون اُستاد
شیرین تری غم مین کھائے تیشہ — ادنی ترا کوہ کن ہے فرہاد
وہ سخت ہی سنگدل ترا دل — ہے سامنے جسکے موم فولاد
او چرخِ بخیلِ مردم آزار — کیا کیا تجھے داؤن گھات ہین یاد
کیا حور و قصور کس کی جنت — تم بن مرا دل کبھی نہ ہو شاد

[illegible]

ازل سے تھا ابد پر آپ کا جب
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ
مشرف صاحب لولاک ہے وہ
پسینہ نور کل افلاک ہے وہ
وہ موصوف صفات حق ہے صلعم
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ
مقدس مرأت نور الٰہی
حبیب محبوب ذات بارگاہی
وہ شاہان جہان [illegible]
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ
بروز حشر لرزان سب ہیں ہون
بجھا دو قہر کی آتش ہے وہ یون
بتا بہر شفاعت ہو مو [illegible]
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ

دیوان ضامن

نہ باقی چھوڑ کوئی صید کا نشان صیّاد
ہر ایک مرغ یہ کہتا ہی الامان صیّاد

یہ مرغ دل نہین آنیکا دام مین تیرے
ہی لامکان بہ سدا اُسکا آشیان صیّاد

نہ توڑ ذبح سی پہلے تو بال و پر اسکے
نہ کر یہ جور و ستم ہمپہ بی بیان صیّاد

نہین ہی چہچہہ مین بلبل کے شاخ سنبل کی
ہی اُسکے دل سی اُٹھا آہ کا دھوان صیّاد

پھڑک کی توڑ لیے مرغ دل نے بال و پر
نہ اکدم بھی ہوا اُسکا پاسبان صیّاد

سکل چکا ہی لہو پھیرت گلے پہ چھُری
ہوا ہی رنگ مرا رنگ زعفران صیّاد

نگاہ تیر نے بس کر دیا ہی کام تمام
اُٹھا نہ ہاتھ مین اپنے تو یہ کمان صیّاد

شب وصال مین مرغ سحر کا کھٹکا ہے
الٰہی کاٹ لی اُسکی کوئی زبان صیّاد

ہمارا طائر دل کرکے دام زلف مین قید
لیے پھریگا ہمیشہ کہان کہان صیّاد

قفس مین بند نہ کر ذبح کر مرے قاتل
چھڑا دی قید سے ہستی کی مہربان صیّاد

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیّاد

احد سے کون بن آیا ہے احمدؐ
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ

بشکل بشر ہے آن نور سرمد
محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ

تحیات و درود و رحمت حق
سلام اللہ بر روح محمدؐ

[illegible]
محمدؐ ہے محمدؐ ہے [illegible]
ہوا نور [illegible] محمدؐ ہے
محمدؐ ہے [illegible] قربان
[illegible] دو جہان [illegible] سب بجان
وہ پیارا [illegible] محمدؐ
[illegible]

بہ بوس او معزز سنگ اسود — محمد ہے محمد ہے محمد
ہزاروں معجزے نادر دکھائے — محمد نے بہت مُردے جلائے
یہ کتنے کر دیے ہیں دین سب رد — محمد ہے محمد ہے محمد
وہی ہے مالکِ مُلکِ الٰہی — حقیقت میں وہی ہے قبلہ گاہی
شفیعِ اُمتِ عاصی کہ آمد — محمد ہے محمد ہے محمد
کشیدہ بر رُخِ مصحف چو گیسو — دلِ عشاق را بستہ بہر مو
کدام آنکس کہ دارد مدّ وایں شد — محمد ہے محمد ہے محمد
کہا جبریلؑ کو مسجد میں اک دن — بیس پردہ وہاں ہے کون ساکن
وہاں ہو دی احد اور یاں ہے احمدؐ — محمد ہے محمد ہے محمد
کہا جبریلؑ نے آکر کہ اے دا — مجھے کیوں بیچ میں تم نے پھرایا
سوائے ذاتِ اقدس آنکہ باشد — محمد ہے محمد ہے محمد
کھلا جب عائشہؓ پہ سترِ مکنون — رسول اللہ تم کو میں کہوں کیوں
خدا تمکو کہوں گی یا محمدؐ — محمد ہے محمد ہے محمد
کہا حضرتؐ نے خوش ہو عائشہؓ سے — ترا ایمان کامل ہو گیا ہے
عزیزو اسکو تم جانو مؤکد — محمد ہے محمد ہے محمد

فضیلت میں جس پر ہے کہی ہے وہ جب

اگر طالب ہو تم قرب الٰہی
بنا جنت میں تم کو بادشاہی
طریقِ احمدی سے ہو بیعت
محمد ہے محمد ہے محمد
حصولِ معرفت ہے یہ ولایت
شریعت ہم طریقت ہم حقیقت
محمد ہے محمد ہے محمد

ردیف راء مہملہ

[illegible]

کہ جسنے ذات احمد کو نہ جانا	نہیں دنیا میں اُسکا ٹھکانا
بسا مومن کے دل میں یا محمدؐ	محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ
تمہارے عشق سے سرّ آلہی	ہویدا مجھپہ ہو جاوے کما ہی
اگر ضامن ہو تم یا جدّ امجد	محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

لکھو میں اپنا جگر سوز لائیے کاغذ	عزیزو کوئی سنہرا منگائیے کاغذ
ہر ایک حرف کے مرخط کا دام الفت ہی	جدا جدا اُسے قاصد سنائیے کاغذ
جو تیری خط کو سنانے سے نامہ بر ہو بیخ	کسی بھلے کو بلا کر پڑھائیے کاغذ
غم فراق کو یارو جواب کیجیے رقم	ہزاروں دفتر غم کے بنائیے کاغذ
گنہ کی سیاہی سے اعمال نامہ تیرہ ہیں سیاہ	تو اپنے فضل سے یارب چھپائیے کاغذ
ہوا ہے خط مرا شکوئی سے تر بوقت رقم	دلا یہ دفتر غم ہے بہائیے کاغذ
لکھا کے نقش کوئی لیس کا مشک و گلاب	صنم کو شیر و عسل میں پلائیے کاغذ
لکھے وہ کونسی خط میں تمھیں شکایت کے	ابھی منگا کے ہیں وہ دکھائیے کاغذ
کسیکے ہاتھ نہ آجائے راز دل ضامن	رقیب بد کی نظر سے بچائیے کاغذ

دیوان ضامن

[illegible]

دیوان ضامن

کیجے نہ ولا شکوہ خنجر تہہ خنجر	تسلیم و رضا چاہیے خنجر تہہ خنجر
طاقت نہیں بازو میں ہی یا گند ہوئی دھار	یا حلق مرا ہو گیا پتھر تہہ خنجر
خون کے ہو مرا دل صفت شر کا نہیں ہی ٹھہرا	اس دل کا ہوا ہو ہی بستر تہہ خنجر
ہر زخم یہ کہتا ہون کہ رحمت ہے خدا کی	ہمسا ہی یہان کون دلاور تہہ خنجر
کیا لطف و مزہ پاتی ہین عاشق تری قاتل	گردن جو کٹا لیتے ہین اکثر تہہ خنجر
بسمل کو تڑپنے نہیں دیتا ہی وہ قاتل	کیا کیا نہیں کرتا ہے ستمگر تہہ خنجر
ڈرتا ہون تحمل کرے نہ یہ جا ی یہ آہن	ہے آتش الفت مری اندر تہہ خنجر
فرقت کی مصیبت سے چھڑایا مجھی قاتل	ہوجاے ادا شکر ہے بہتر تہہ خنجر
تڑپے ہی کوئی لوٹے ہی بیتاب کوئی ہی	جانباز ہین اکثر ترے در پر تہہ خنجر
مین آہ نہین کرتا ہون کٹا لیتا ہون سر کو	قاتل وہ مرا کون ہے ہمسر تہہ خنجر

گر قتل کی ٹھہرے تو دکھا دے رخ زیبا
ضامن یہ پڑا تڑپے ہے کافر تہہ خنجر

جو نظر آتا نہیں تھا اب وہی آیا نظر	چشم حق بین لے مدت تو نہ حق پایا نظر
آفتاب نور حق گو ہی عیان پر ہی نہان	اس رخ روشن کا ہمکو آرہا سایا نظر
غیر حق مت دیکھنا اے چشم حق بین دیکھنا	ہمنے کیا کس طرح سنی تمکو سمجھا یا نظر

ضامن مسکین

ردیف دال مہملہ

دیوان ضامن

نیمجان تڑپے ہے کشتہ ترا او اہل ستم
ہاتھ سے اپنے نہ قاتل ابھی تلوار کو چھوڑ

دیکھ مخمور تری چشم سیہ مستان کو
محتسب تیری گلی مین گئے دستار کو چھوڑ

وعدۂ وصل وفا کون سے دن ہوگا ہائے
عمر گذری ہے مری اب تو اسی انکار کو چھوڑ

کوی جانان تو ہوا ہے مجھے فردوس سے خوش
اب کہین جاؤن ہون نہین کوچۂ دلدار کو چھوڑ

ہاتھ پاؤن ہین جگر سر بھی کسیکا ہے جدا
نیمجان کرکے وہ قاتل گیا دو چار کو چھوڑ

تم بھی اب کھاؤ ہوا جاؤ بیابان سے اڑ جاؤ
گل گیا باغ سے اے بلبلو اب خار کو چھوڑ

تیری الفت مین تو ضامن کو جہان نے چھوڑا
تو نہ او اہل وفا اپنے وفادار کو چھوڑ

ردیف زای معجمہ

دخل ہووے نہ رقیبونکا جہان پر ہرگز
نام آجائے نہ غیرون کا زبان پر ہرگز

شکل گل شی ہوئی شان کی بس ہے پنہان
بے نشانی کا نہ رکھ لفظ زبان پر ہرگز

مثل بوے گل تر یار مرا رہتا ہے نہان
وہم دوری کا نہین یار و وہان پر ہرگز

عاشق جلوۂ دیدار ہین جو خاص خدا
دل لگاتے نہین وہ حور جنان پر ہرگز

جو کہ ہین خاک نشین تارک دنیا ہے یقین
پاؤن رکھتے ہی نہین تخت شہان پر ہرگز

پرہیزگار آپ ہین معلوم ہے ہمین	اے شیوۂ فریب دم باز رکھ پرہیز
بے جرم قتل کر نہ کسیکو خدا سے ڈر	جور و ستم سے او بت طنّاز رکھ پرہیز
مُردے جلائے آپنے اے عیسیٰ زبان	کشتے سے تو نہ صاحب اعجاز رکھ پرہیز
وعدہ کیا وفا نہ کیا شب گذر گئی	دم دیکے ہمکو او بت دمساز رکھ پرہیز
وہ بیوفا کسی کا ہوا آشنا نہین	اُس بیوفا سے اے دل ناساز رکھ پرہیز

اے اشک سرخ راز نہ ضامن کا فاش کر
اب بہلا تو گریۂ اعجاز رکھ پرہیز

ردیف سین مہملہ

نہ جا تو یار کسی اور بوالہوس کے پاس	برنگ بلبل و گل بیٹھے خوش نفس کے پاس
مثال بوے گل تر کہان گیا نہ ملا	ہمارے پہلو سے دل چھین کر کس کے پاس
ہمارے قرب سے پرہیز گلبدن کیون ہے	کہ گل بھی رہتا ہے گلفام خار و خس کے پاس
ہے نالہ و فغان بلبل بس ہے نالۂ شوق	جرس بھی ہے دمبدم یہ اک جرس کے پاس
نہ مل تو غیر سے اے یار ہمسے با ہم مل	کسی نے دیکھا نہ پروانہ خوش مگس کے پاس
برنگ بلبل شیدا فدا ہون اسیر مین	اگر وہ گل رخ زیبا جو بیٹھے ہمنفس کے پاس

ضامن اُسکا بیتا کہیں نہ ملا
ہمنے ڈھونڈھا وہ یار نسلوں کو بس

جو صید کش کو ہوئی دام او قفس کی ہوس | تو مرغِ دلکو مری ہے تمہارے بس کی ہوس
کسیکو نافۂ لیلی کے ہے جرس کی ہوس | ہمیں ہے یار کی انداز خوش نفس کی ہوس
مثالِ عاشقِ پروانہ شمع رُو پر جل | نہ بیچیا صفتِ طیر رکھ مگس کی ہوس
ہمیں ہے پاک تعشق جمالِ یار کا شوق | نجس کو ہوتی ہے دلدار سے نجس کی ہوس
جو عشق باز ہے صادق تو جان دے پہلے | مقامِ عشق میں باطل ہے بوالہوس کی ہوس
بنی ولی تو یہ کہتے تھے ما عرفناک | نہ پوری کبھی کسیکی بھی دسترس کی ہوس
تمھارے عاشقِ صادق کو وہ جنون ہوا | ہوئی ہے جنگل کی اب اسکو خار و خس کی ہوس
ہوا ہے تختِ سلیمان خاک کا میرے | نہ ہمکو فیل کی خواہش نہ کچھ فرس کی ہوس
وہ شاہ حسن دکھاتا نہیں جمال کبھو | جو شوق لاکھ برس کا ہو نسو برس کی ہوس
کلس ہے گنبدِ گردون پہ مہر و ماہ کا کیون | تمھارے محلِ زیبا کے ہے کلس کی ہوس
کہان ہے تختِ سلیمان سکندر و دارا | مقامِ فانی ہے دنیا مگر عبث کی ہوس
ہمیں تو ایک فقط آپکی ہے یار غرض | نہ سو ہزار سے مطلب نہ پانچ دس کی ہوس
تمھارے قدمونپہ ضامن کی جان نکلی ہے | ہے پائے ناز کی ٹھوکرنسے ہمکو مس کی ہوس

دیوان ضامن

زینت پوری ہی پیا کے تو ایسا ہو نہ جب [illegible]
جسکے جی آئے سب طالب سوال [illegible] غش
[illegible] نقش [illegible] عش [illegible]
[illegible] ہی [illegible] آ [illegible] عش
[illegible] ہو گا عاشق بیمار [illegible]
[illegible] ہین ضامن [illegible] نیب

ردیف صاد مہملہ

[illegible] نایاب دکھا ہے مخلص
[illegible] ہین تو اے مخلص
[illegible] کو ہین اوچھا رہ
[illegible] دل کی حسرت [illegible] بے مخلص
[illegible] [illegible] اے
[illegible] کو بیان و [illegible] بے مخلص
[illegible] [illegible] بیان بے مخلص

ضامن

ییہ عجب دنیا ہی عبث کب تک گنے گا پانچ و سش
کیا پانچ وش کیا پانچ وش اللہ بس باقی ہوس

یہ کل شی ہالک ہے فانی ہی سب مور و مگس
مور و مگس مور و مگس اللہ بس باقی ہوس

ای طائر جان در قفس فریاد مت کر صبر کر
ای در قفس ای در قفس اللہ بس باقی ہوس

مجنون بن مین پھر رہا تم چھوڑ دو اُسن مرا
ای خار و خس ای خار و خس اللہ بس باقی ہوس

ای مونس غم ہمنفس تو بھی گریزان ہو چلا
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

فریاد ہی تمسے مری ای دادرس صابر علی
ای دادرس ای دادرس اللہ بس باقی ہوس

بس کام یہ ہی آئیگا کر یاد حق اے ہمنفس
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن علی ہین دادرس مخدوم ہین فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

ردیف شین معجمہ

آتے ہین تیری عاشق شیدا کو غش پہ غش
مجنون کیطرح کشتۂ لیلی کو غش پہ غش

مت کھول فصد خون کی عیوض مین آئینگے
مجھ ناتوان و والۂ و شیدا کو غش پہ غش

کچھ بھی خبر ہے آج ستمگر کہ کیا ہوا
تیری گلی مین عاشق شیدا کو غش پہ غش

اُس بے خبر حبیب نے سکتہ بنا دیا
فرقت مین آئے حیرت افزا کو غش پہ غش

[illegible]

زخم [illegible] زخم اور بھی تو لگا
خون میرا بہا بے مخلص

اپنے ضامن کو جان کر مخلص
مخلصون مین بنا ہے مخلص

آج محفل مین تری دیکھے ہین در خاص خاص
ماہ تابان گرد تری ہین ہم اختر خاص خاص

عرش نور لامکان تھا جو شب معراج مین
ساتھ اُسکے تھا ہی مین محمد کے پیمبر خاص خاص

عشق کی منزل مین ناد وارد ہوا ہوس کا کام کیا
فتح ہو اُبین دہان افسر اکبر خاص خاص

عام ہر پیغام ہین مقبول ہین خاصان حق
رتبۂ عالی کو پہنچی خاص اکبر خاص خاص

ہو مقصود کو پہنچے ہین کرتے ہیا کرو گے
عشق کو دریا مین دُر ہین لال گوہر خاص خاص

آسمان

آسمانِ لبری کا تو ہی خورشیدِ کمال	ہو نہیں سکتی کبھی تیری برابر خاص خاص

زندگیٔ دنیوی ضامن مثالِ برق ہے
جادۂ فانی پہ رکھیں اپنا بستر خاص خاص

ردیف ضاد منقوطہ

ہمکو نہیں ہے کچھ بتِ عیّار سے غرض	رکھتے ہیں ہم تو مالکِ مختار سے غرض
ہمکو غرض فقط ہے تو اک یار سی غرض	کچھ ایک سی غرض ہے نہ دو چار سی غرض
تارِ نفس کا تار بندھا یار تیری ساتھ	سبحہ سے ہمکو کام نہ زنّار سے غرض
ٹانکے لگا نہ زخم پہ مرہم لگایئے	بسمل کو یار کے نہیں طومار سے غرض
بڑھ جای مرضِ عشق دوا ایسی دی طبیب	رکھتا ہے یار بھی دلِ بیمار سے غرض

آبِ بقا سے کام نہ عیسیٰ و خضر سے
ضامن کو یار ہے ترے دیدار سے غرض

ردیف طای مہملہ

جسکو سمجھی تھی صحیح ہم اُسکو پایا اب غلط	جز تجلّی یار کے دیکھا نظر آیا غلط

ردیف ظای منقوطہ

دیوان ضامن

تمہاری کاکل شکین کو دیکھکے زاہد | رہے نہ قید سے کوئی بھی پارسا محفوظ

بتون کا عشق ہے ضامن یہ ناگہانی بلا
کہ اُنکے جور سے ہمکو رکھے خدا محفوظ

ردیف عین مہملہ

اہلِ رضا کو یار سے تکرار ہے منع
بسمل کو زیرِ تیغ گے گفتار ہی منع

زخمیِ تیغ عشق کو تسلیم چاہیے
اس مرض کی دوا دلِ بیمار ہے منع

مرتا ہو جو کہ آپ ہی فرقت مین یار کی
گردن پہ اُسکی کھینچنی تلوار ہے منع

حورِ جنان کا عیش لذائذ نفوس ہے
جز یار کے یہ طالبِ دیدار ہے منع

جسکو کہ ہو نہ شوق لقائے جمالِ دوست
تسبیح کیا ہے رشتۂ زنار ہے منع

رازِ درون پردہ سودائے زلفِ یار
پردے کی بات بر سرِ بازار ہی منع

کسطرح دیکھیون اُسے جب جا نہو گذر
غرفہ کبھی منع روزنِ دیوار ہی منع

نامہ مین کیا لکھون حقیقت کہون اُس سے حال کیا
وان گفتگو تو قاصدِ طرار ہے منع

عالم کو تمنے قتل کیا تیغِ ناز سے
پر قتل مجھ غریب کا خونخوار ہے منع

حاصل جواب ہو نہ کسی بات کا وہان
اقرار بھی منع ہی تو انکار ہے منع

ردیف غین معجمہ

[illegible]

پسند خاطر ایزد ہے عدل اور انصاف
روا نہین کسی مذہب مین ناحق تلفی
ستم سزا ہے مجھے قاصد کا ہو قصور معاف
کبھی جو کچھ بھی نہین ہوتا [illegible] کو زوال
خدا کے سامنے ہوگا ہمارا انصاف
جفا و جور و ستم جتنے چاہے اب کر لے
[illegible] دیکھی ہمکو بھی اب زمین صاف
بحث ہو گئی ہے ہمکو اُس پہ [illegible]

پچھاڑ دون کی ہے فصل بہار گلشن مین
[illegible]
اُسی کو خانۂ کعبہ کہین ہین اے ضامن
جو دل ہے پاک کدورت سے مثل آئینہ صاف

روشن چراغ قبر مین سینے پہ ہین مرے
ضامن فراق یار مین تمنے جو کھائے داغ

ملتا نہین ہے یار نہ کچھ یار کا سراغ
ڈھونڈھا جہان مین پایا نہ دلدار کا سراغ

اک تھا رفیق پہلو مین وہ بھی گیا ہے چھوٹ
ہمکو ملا نہ کچھ دل بیمار کا سراغ

کچھ کام ایسا کیجیے جس سے کہ وہ ملے
ہم کو بتا دو دوستو اُس یار کا سراغ

مشکل تو یہ ہے جبکہ وہ ملتا ہے نا زمین
ملتا نہین ہے طالب دیدار کا سراغ

گم گشتگان وادی حیرت کو ڈھونڈھ مت
ہاتھ آئیگا نہ صاحب اسرار کا سراغ

ڈھونڈھا اُسے تو آپکو جب ہمنے پا لیا
ہاتھ آ گیا ہمین تو یہ بیکار کا سراغ

دل مین مقام یار ہے جون بوئے مثل گل
ضامن ملا ہے ہمکو یہ اب یار کا سراغ

ردیف فا

خدا نے بخشے ہین وہ ذات مین تری اوصاف
نظیر تیرا نہین ہے زمین سے تا قاف

یہ ہمنے مانا کہ یوسف بھی خوبصورت ہے
مگر زلیخا اُسے دیکھکر کرے انصاف

وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہے ظاہر
پڑا ہے جسد مین اُسکے وہ نقرئی موباف

ردیف قاف

دیوان ضامن

[illegible]

... ضامن علی سے

... بیان ... ردیف ... پایا

ردیف لام

[illegible]

ہمارا تو ہادی دمولی ہے احمدِ مختار | وہ کون ہین نہین جز انکے اپنا کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا خدا ضامن
ازل سے قلزمِ رحمت مین ہم ہوئے ہین غریق

ردیف کاف کلمن

بشر پہ کیا کریے وصافت صاحب لولاک | ہے اُسکی مدح مین سرگرم خود خدائے پاک
نظیر اُسکا بنانا نہ حق کو تھا منظور | ہے اسا ہی تھا اس سبب سے جسم پاک
ہر اک قدم پہ فدا ہووے فتنۂ محشر | خرام ناز دکھائے جو وہ بتِ چالاک
جہان مین دیکھیے کس کسکا خون ہوتا ہی | یہن کے بیٹھا ہی سرخ آج پھر پوشاک
سوائے خونِ جگر ہمکو کچھ نہین بھاتا | مین غم کا لقمۂ ازل سے ہون غم ہی میری خوراک
وہ اپنی علم کا عالم ہی خود خدا اور رسول | دیا ہی حق نے ہمین کتنا اُتنا ہی ادراک
ظہور نورِ محمد ہوا زمین پر سے | اسی سبب سے فزون عرش سی ہی رتبۂ خاک
وہ یاد کرتے ہین جب ہچکیان خبر دیتی ہین | سنبھال رکھی ہی سینے مین ہمنے اپنے ڈاک
چمن مین دیدۂ مخمور کے تصور مین | ہماری تاک لگی رہتی ہی بجانب تاک
کروںگا نذر مین حضرت کی خلد مین جاکر | مین شاخِ طوبی سے لایا بنا کے ہون مسواک

[illegible]

ردیف میم

یہ معشوق ہی دل لگانے کے قابل

نہین دل رہا ہی بچانے کے قابل
فقط تیر کا ہون نشانے کے قابل

مرا سر ہے قاتل کٹانے کے قابل
خونی تیغ ہے آزمانے کے قابل

اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل
وہی اس گلی مین ہی آنے کے قابل

ہنسایا کسیکو دیا ہمکو گریہ
فقط ایک مین تھا رولانی کے قابل

شہید ستم کو نہ پانی سے دو غسل
یہ لاشہ ہی خون سی نہانے کے قابل

یہ عید قربان دکھائی ہے ہمکو
گلے سے ہی خنجر لگانے کے قابل

مین نقش کف پای جانان ہون ای غم
نہین ہی یہ نقشہ مٹانے کے قابل

مرا عشق اور جور تیرا ستمگر
یہ نادر ہین دونون فسانے کے قابل

مین وہ ناتوان ہون مرا دم ہی آندھی
ہوا باد غم کے اڑانے کے قابل

ہوا ہون کسی گل کی الفت مین بلبل
مری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل

اگر ہو ہلاہل تو پی جاؤن اسکو
نہین ہیر فرقت کا کھانے کے قابل

ہوا مار گیسو پہ عاشق مرا دل
یہ سانپون سی اب ہی کٹانے کے قابل

ترا دم بجایا دلیلے سے خالی
یہ مجنون جرس ہی بجانے کے قابل

نہ ہو عشق اگر شعر خوانی ہی باطل
نہین ہین یہ اقوال گانے کے قابل

خفا ہو نہ طوفان گریہ سے میرے
یہ دریا ہی خون ہی بہانے کے قابل

ہمکو مارا ہی محبت نے کسی گلفام کی
وہ بُت کافر ہوا کب اُم ہم کافر ہوئے
مدتوں کو مدت سے سنتے ہین عزیزو ہم وصال

مثل بلبل بر سر گلزار مر جائینگے ہم
تار گیسو کی ہین زنّار مر جائینگے ہم
اس تمنا مین ابھی غمخوار مر جائینگے ہم

آج کل پر جھوٹے وعدے کرتا ہی ضامن وہ شوخ
ایک دن یون ہی مگر ناچار مر جائینگے ہم

تیری فرقت مین او بُت خود کام
بُت پرست آپ اور ہمارا نام
تو زبان اپنی یار رکھ تھام نہ تھام
کیا ہی تازہ ہی بوی گُل سے دماغ
لیکے دل اُس پری نژاد نے یون
ہم نے بہتیری بُت پرستی کی

کام اپنا ہوا تمام تمام
حضرت دل تمھین سلام سلام
ہم سُنے جائینگے ترے دشنام
رہے ایام باغ حسن مدام
وحشیون مین کیا مجھے بدنام
نہو آرام پر وہ دل آرام

کربلا کوے یار ہے ضامن
اور بلا اُس کی ابروِ صمصام

دم باز تھا جو ہمکو وہ دم دی گیا صنم
امید وصل تھی ہمین فرقت ہوئی نصیب

آرام دی گیا ہمین غم دی گیا صنم
عوض مین وصل کی ہمین ستم دی گیا صنم

ردیف نون

دیوان ضامن

[illegible]

[illegible]

خفا ہمسے بلبل گل و باغبان سے
نہین کوئی اپنا سہارا چمن مین

گئے آگ جل جا یہ گلشن عسزیزو
کیا اُسنے ہمسے کنارا چمن مین

صبا غنچہ و گل سبھی منتظر ہین
ذرا ہو جیے جلوہ آرا چمن مین

نہ بستی مین یا ورنہ صحرا مین ہے ہم
نہین کوئی مونس ہمارا چمن مین

نہ ضامن کو الفت ہی سیر چمن سے
نہ تجھ بن ہے ہمکو گوارا چمن مین

ڈھونڈھا اُسے جہان مین وہ اب تک ملا نہین
ارض و سما مین یار کا ملتا پتا نہین

جلکر کے خاک بھی ہوا اور نہ کچھ بجھا
جسطح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین

بلبل بھی مرگئی غم باغ و بہار مین
شاید کہ اس چمن مین کوئی گل کھلا نہین

جو کچھ کہ مجھ پہ گذرا وہ قابل بیان نہین
راز درون دل یہ کسی نے کہا نہین

دلمین یہی ہے ٹھہری کہ مرجایئے ابھی
پر کیا کرون کہ آتی یہان تک قضا نہین

گردن پہ آپ کی تو مرا خون ہو چکا
بیجرم قتل مجکو کیا تمنے کیا نہین

مت رکھ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل
افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین

شاید ہمارے خون کی مہندی لگاؤ گے
دست حنا پہ آپکے رنگ حنا نہین

کوچہ تمہارا فرض کیا کربلا نہین
یہ قتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہین

دیوان ضامن

[illegible]

عاشق کو کام کیا ہی شراب و کباب سے
عیسیٰ کا حشر تک نہیں احسان اُٹھائینگے

ہم کھانیوالے خون جگر کی غذا کے ہین
مقتول ہمتو یار کی ناز و ادا کے ہین

دنیا کی بود و باش تو ضامن ہوا ہے
دیکھا جو غور کر کے یہ پتلے ہوا کے ہین

ای شمع رو ہی اپنا سینہ کباب تجھ بن
اور بحر زندگی ہی مثل حباب تجھ بن

کل کل بگڑ رہی ہے بیکل کیا ہی ایسا
تجھ دم نہ مارتی ہین چنگ و رباب تجھ بن

آہ و فغان ہی حیرت بیٹھی ہین غم کے مارے
سب بند ہوگئی ہین فرحت کے باب تجھ بن

وہ وہ چراغ کشتہ الفت ہین آپ کی ہون
اور زندگی ہی اپنی مثل حباب تجھ بن

شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت
جون برق جا بجا ہی لُٹ لباب تجھ بن

شیرازۂ محبت اور عقل کی کتابین
سب منتشر ہین پیارے فصل و باب تجھ بن

حاصل ہوا نہ ضامن جز یاس اور حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھ بن

پیتے نہیں ہین ساقی ہمتو شراب تجھ بن
اور جام و صراحی سب ہین خراب تجھ بن

گنتا ہون شب کو تارے آ ماہتاب تجھ بن
تاریک سب جہان ہی اور آفتاب تجھ بن

ہین مُرغ اشک اپنے ساقی شراب تجھ بن
جن جلکے دل ہوا ہی میرا کباب تجھ بن

قابل نہیں بیان کے حال خراب اپنا
ضامن یہ جو گذرا رنج و عذاب تجھ بن

کس طرح دیکھوں وہ صورت تو نظر آتا نہیں
کیوں نہ رخ روشن کو اپنے یار دکھلاتا نہیں

کشتۂ تیغ جفا کے لاشۂ مظلوم کو
اشک خونین کے سوا کوئی تو نہلاتا نہیں

جا لگیا محفل مین بیکس شمع سان خاموش ہون
برق کی مانند مضطر ہوکی جلاتا نہیں

ہر وہ نظرون مین مری بیکس نظر آتا نہیں
مثل بوئے گل ہے پنہان منہ دکھلاتا نہین

بسبب جنگی نہین کچھ دشمنون نی کہدیا
آپ بھی آتا نہین وہ ہمکو بلواتا نہین

جان بلب ضامن ہے آیا وقت سنگین دل
ہائے قسمت وہ ستمگر کچھ تو فرماتا نہین

حسن و جمال یار تو کیا جا بجا نہین
پر کیا کرون کہ آنکھ مری حق نما نہین

دریائے غم سے پار مین ہو جاؤن کسطرح
طوفان مین ہے جہاز مگر ناخدا نہین

دشنام دیکے مردہ جلاتی ہین یار سے
عیسیٰ کے لب مین بھی تو ایسی شفا نہین

فردوس ہے بہشت ہے عرش برین ہے یہ
آیا جو کوئے یار مین پھر کر گیا نہین

جاؤن کدھر مین تیرے سوا چھوڑ کر تجھے
تجھسا جہان مین یار کوئی دوسرا نہین

عاشق اگرچہ مخزن رنج و بلا ہے یہ
مانند ہجر کے کوئی رنج و بلا نہین

دعوی تو کر رہا ہے خدائی کا وہ صنم
لیکن یہ شکر ہے کہ وہ کافر خدا نہین

ملجائینگے مزار مین مجنون کے استخوان
زنجیر میرے پاؤن کی وحشت ہلا نہین

باد خزان نے یار کے برباد کر دیا
غنچہ ہمارے دل کا جو اب تک کھلا نہین

دیوان ضامن

جسکے ہون ہرکام مین ضامن علی	مشکلین اُسکی ہون آسان سیکڑون
لامکان ہین مکان رکھتے ہین	بے نشان کا نشان رکھتے ہین
ہو دونا ہو وہ سے نہین کچھ کام	اس سر آگے دھیان رکھتے ہین
جب عدم سے وجود مین آئے	کُلُّ یوم کی شان رکھتے ہین
ذات واجب کو کردیا ممکن	عشق تجھ پر گمان رکھتے ہین
راز ہو ہو ہے نغمۂ قدوس	صوت سرمد پہ کان رکھتے ہین
جان اپنی تو ہے فقط بے جان	اپنے جانان کی جان رکھتے ہین

کیا فنا نے مزہ دیا ضامن
کر بقا سے ہم آن رکھتے ہین

تو ہر تاپا ب دندان ہین دہان یار مین	سرخی لعل بدخشان ہے زبان یار مین
ابرو خمدار اُسکی اور مژگان سنان	دستۂ تیر قضا دیکھا کمان یار مین
آڑ کی اُسکے خبر تھی آن سے آیا وہ یار	آن نکلی ہے عجائب آج آن یار مین
روزن دیوار سے شاید وہ آ جھانکے مجھے	تاکتے ہین اسلیے ہم تا بدان یار مین
سب گلو نکہا ہے معطر بوئے گلشن سے دماغ	کیا نسیم آئی گذر تو بوستان یار مین
کل تو زانو پہ یہ سر تھا آج یہ رتبہ ملا	ٹھوکرین کھاتا پھرے ہے آستان یار مین

ہو کوئی باغبان

ظاہر اقطرہ ہون معنی مین ہون دریا قلزم

چھپ گیا ہستی موہوم کا تارا مجھ مین

آپ ہی یار انا الحق ہی پکارا مجھ مین

شمس سرا حقیقت کا ہوا جب طالع

ایسے جلوے کا کرو اپنے نظارا مجھ مین

دیوان ضامن

ہو مین کیون دیوانی یہ بلبلین کہ وہ کرتین بیان سی سفر نہین

کبھی برق سان تب و تاب ہے دل وحشی ایسا خراب ہے

گیا پہلو سے ایسا شتاب ہے کوئی جاتا ایسا شرر نہین

ترا کوچہ رشک چمن ہوا مرے خون سے لالہ جو بن گیا

ہوا رشک خلد یہ اے دلا مجھے رنج و غم کی خبر نہین

مرے اشک کثرت گریہ سے کہ جو آب تھے سو وہ خون ہوئے

یہ عجیب رنگ بدل گئے کہ عقیق ایسا گہر نہین

میان مرنے کو سبھی مرتے ہین سفر عدم سبھی کرتے ہین

جو خودی سے اپنی گذرتے ہین کوئی ضامن ایسا سفر نہین

مین نہین جلوہ نما آپ ہی سیارا مجھ مین

ذوق دید یار کا یار نہین یارا مجھ مین

یار کو ڈھونڈھا تو پھر آپ مین پایا مین نے

کوزہ گر کیسے بنا خاک کا تو جام است

خام ہی غیر کے غیرت ہی تو آئی سیارے

راز مخفی کیا انسان مین ظاہر اُسنے

نقش فی انفسکم جیسے سنوارا مجھ مین

عشق نے شور مچایا ہے دوبارا مجھ مین

نحن اقرب کا وہ کرتا ہے اشارا مجھ مین

شوق نے گوندھ لیا عشق کا گارا مجھ مین

ہجر کا تیر سے نہین اب تو سہارا مجھ مین

چارہ گر آپ ہی ڈھونڈھی ہے وہ چارا مجھ مین

ہی وہ آپ جو دو حسن کے گلشن کا سر سے پاؤن تک
اپنی آنکھوں پر رکھون اور سر پہ یون اپنے اٹھا
جل کہا نسے ایڑ کر بولا کہ کیا منھ ہے ترا

چشم نرگس یا رنگس ناز کی ایڑیان
غنچہ گل سی ہین نازک سیمبر کی ایڑیان
چوم لی تو ہیسے ہے شک قمر کی ایڑیان

قرۃ العینین حاصل جب ہوا ای ضامن علی
اپنی آنکھون پر رکھون خیر البشر کی ایڑیان

گذری ہین سو برس مجھے بن یار رات دن
ممکن نہین کہ جور سے تیری کوئی بچے
عالم شباب کا مرا سارا گذر گیا
مجنون کو خلق نے تو اب ایسا بھلا دیا
رخ مطلع السحر ہے شب تار زلف ہے
دیکھا جو دلربا نے مجھے آپ مبتلا
ہر دو جہان سے رشتۂ الفت کو توڑ کر
دار الشفای یار مین جا کر کوئی کہے

تڑپے ہی کوئی ہی یہ دل زار رات دن
قاتل علم ہی آپ کی تلوار رات دن
امید وصل مین تری عیار رات دن
تیری ہی ہر گلی مین ہے تکرار رات دن
گویا ہم ہین یار رویہ قومار رات دن
تسکین دلی کرتا ہے کہسار رات دن
زلفون کا ہو گیا ہون گرفتار رات دن
آہ و فغان مین ہے ترا بیمار رات دن

گو عام و خاص طالب جور و قصور ہین
ضامن حضور کا ہے طلبگار رات دن

ہین ہجر مین یار ہم ایسا ہون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

ذرا جلوہ ہی کرکے کن ہنکلون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

چھپا ہی مین کہو دلا دین ہین لگی آتش
تن ہین
کدھر ڈھونڈھون

ہین ہای ان یار بحیو جاؤن کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

ہجاری عی تھے بیماری فراق یار ہین
کدھر ڈھونڈھون

کیا ہی ناسا ہون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

ستمگر اس کے ہین لکہا تمام عالم ہین
کدھر ڈھونڈھا

مخمس ضامن

ہوا در گردش گردون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

مثال طایر عنقا نظر آتا نہین
پیارا

چھپا یار دل مین ایسا کیون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

کہین پاؤن اگر اسکو تو سے آؤن مین
گھر اسکو

کبھی ایسا ہو کہ جانے خون کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

مین خاک کوی جانان کر کے گلزار
رشک گل

اڑا دون سبکو ہی دو جہان کہان جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

ہمیشہ بحرِ وحدت میں رہا غواص معنے کا
نہ ہاتھ آیا دُرِ مکنون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
مئے وحدت کا پیاسا ہون کہاں ہے ساقیِ مشفق
پلاوے بادۂ گلگون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
عجب رنگت ہے رنگا رنگ عجب جلوہ ہے گوناگون
کہاں ہر تو خدا بیچون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
وصالِ یار کی خاطر کیا کیا نہ کچھ ہم نے
ہزارون پڑھ لیے افسون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
وہ سروِ گلشنِ خوبی پسِ پردہ کہاں ہوگا
کدھر دیکھون قدِ موزون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
مرا خط نامہ بر لیجا وہی کہنا جو کچھ دیکھا
یہی خط مین لکھا مضمون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
اگر عاشق ہے تو صادق اُسی دھن مین لگا رہنا
ہوا جس گل پہ تو مفتون کہاں جاؤن کدھر ڈھونڈھون
نہین کوئی رفیق اپنا نہ کوئی چارہ گر اس جا

مین کس کے در پر داد کو رون کہاں جاؤن
کدھر ڈھونڈھون
روون مدت پڑون پیرون پکڑون کہین گر
یار مجھے
دل نہ جاتا ہے بیا بان و دن کہاں جاؤن
کدھر ڈھونڈھون
فراقِ یار مین ضامن عجب حالت ہے
اس دل کی
برنگِ لالہ پُرخون کہاں جاؤن
کدھر ڈھونڈھون

طوطی نغمہ سرا شیرین دہن گلشن مین
بلبلِ باغِ ارم لب دہن گلشن مین
رشکِ یاقوت ہین قصرت وہ گوہر دندان
آب حیوان ہے سخن ہم دہن گلشن مین

دیوان ضامن

[illegible]

پیچ [illegible]
عجب [illegible]
[illegible]

ہمنے بحرِ عشق مین ہر چند مارے ہاتھ پاؤن
کب ہوئے موجِ سلاسل سے کنارے ہاتھ پاؤن

قید مین مجنون نے تیرے خوب مارے ہاتھ پاؤن
چھٹ نہین سکتے سلاسل سے بچارے ہاتھ پاؤن

کھینچ کب سکتا ہے مانی تیرے دست و پا کی شکل
صانعِ قدرت نے تیرے یہ سنوارے ہاتھ پاؤن

ذبح کرکے مجکو قاتل نے کہا خوش ہوکے یون
اب تو ٹھنڈے ہوگئے بسمل کے سارے ہاتھ پاؤن

میرے دست و پا کی بندش دیکھ مجنون رو دیا
قید مین کب تھے بندھے ایسے ہمارے ہاتھ پاؤن

تیز دستی کرچکا قاتل کہا مین تھک گیا
یہ تڑپتا ہے پڑا اُٹھ سکے نہ ہارے ہاتھ پاؤن

پنجۂ خورشید سے رفتار جون کبک دری
تیرے دست و پا پہ ہر اک کیون نہ مارے ہاتھ پاؤن

ہے دلیلِ خونِ عاشق مندقِ رنگِ حنا

تمام

تو وہ میٹھا دیکھ آہو فلک دیدۂ نگاہ
ہاتھ دل کیونکر کیو ہیں شکاری آنکھیں
کون ہو بیمار تری دل میں زیادہ از بس
نظر پیاری دیکھی ہیں پیاری آنکھیں
شوق دل میں ترا آنکھیں تماشا کا دیا
جب سے دیکھی ہیں تمھاری یہ پیاری آنکھیں
اگر نظر کرتی ہیں اسرار خدا مجھ پہ کھلا
تری آنکھوں پہ میں قربان ہے پیاری آنکھیں
جو دست ہوا عاشق شیدا ضامن
جب سے دیکھی ہیں تمھاری یہ تمھاری آنکھیں

تمام عمر چلا طے ہوئی نہ راہِ فراق	مقام یار کا ابتک بعید ہے ضامن
اگر ہے شوق شہادت تو سر بکف جانا	صنم کی کوچے میں قطع و برید ہے ضامن
جو ملکِ عشق میں پہونچا تو آہ و نالہ سنا	ہر ایک جا یہی گفت و شنید ہے ضامن

خدا کے واسطے مجکو نہ بھولنا صابر
غلام آپ کا بے زر خرید ہے ضامن

ردیف واو

دیوان ضامن

تری عاشق کو صبر ایجان اگر ہووے تو مین جانون	نشان پیق یان تیرا گذر ہووے تو مین جانون
تری مجنون آئی ہین جنگل مین چھانے خاک	بسا بستی ہین عاشق کا جو گھر ہووے تو مین جانون
تو اپنی کھولدے کاکل رخ تابان ای پیارے	گھٹا کالی سے یہ تابان بدر ہووے تو مین جانون
جلا دی آتش الفت لگا دی آگ تو نے ہی	برنگ شمع سراپا شرر ہووے تو مین جانون
تری تیغ تغافل سے یہ بسمل ہے او قاتل	ادھر ہووے تو مین جانون ادھر ہووے تو مین جانون
کلیجا کھا لیا غم نے تری عاشق کا ایجانی	ذرا تو دیکھ لی آکر جگر ہووے تو مین جانون

ترے احوال خستہ پر اگرچہ روتے ہین دشمن
پر اُسکے دل پہ ای ضامن اثر ہووے تو مین جانون

ناوک انداز ہین ای یار تمھاری آنکھین	تیر و تلوار لگاتی ہین تمھاری آنکھین
سرمگین آنکھ بلا خیز غزالان ختن	لگے چھین کو جان جب یہ سنواری آنکھین

استخوان پھرتی ہین ٹھکرائی ہوئی کیا دلِ سے
کیا خبر تھی غمِ فرقت کی عدم مین ہمکو
چھوڑ پوست مجھی اے شیر شترِ عشق صنم
جز خداوند نہ تھا غیر کا کچھ نام و نشان

اب سگِ کوچۂ جانان نے گرایا ہمکو
عشق تو ہی تو یہان کھینچکے لایا ہمکو
غمِ فرقت نے سراسر ہے کہ کھایا ہمکو
ہستی وہمی نے ناچار بھلایا ہمکو

ہے تمنا دلِ ضامن کی پس از مرگ یہی
وصلِ حسنین میسر ہو خدایا ہمکو

کوئی صورت نہین ہے آیار جو پاؤن تجھکو
اپنے بیگانے سبھی ہمسے کنارہ کش ہین
چاک وحشت نے کیا جیب صبا کا دامن
مجھسے ملجائے جو وہ اخترِ برجِ خوبی
سرکو زانو پہ مری سو تجھے ہو رکھکر جانان
اُس مسیحا نے کبھی یہ نہ کہا صد افسوس
ہاتھ جوڑون تری پائون پہ پڑون سر رکھکر
چشمِ اغیار نہ دیکھی تجھے اے کان حیا
اُسکی مجنون سمجھا ہون سی اشارہ یہ ہے

حالت زار ستمگار دکھاؤن تجھکو
کسکو بھیجون نہین تری پاس بلاؤن تجھکو
سوزنِ غم سے گریبان سلاؤن تجھکو
طالعِ خفتہ شبِ وصل جگاؤن تجھکو
صبح تک مین نہ بر نیزاد اٹھاؤن تجھکو
عاشقِ کشتۂ جانباز جلاؤن تجھکو
حسبِ مقدور دل آزردہ مناؤن تجھکو
حقہ دل مین گہروار چھپاؤن تجھکو
آنکھ لگتے ہی تہِ خاک سلاؤن تجھکو

دیوان ضامن

آپ گم جائے صنم میں اور انا لیلیٰ کہا	مذہب عشاق میں ہان یہ شریعت ہو تو ہو

میری وحشت نے کیا آباد کوہ و دشت کو
بعد مجنون کے تجھے ضامن خلافت ہو تو ہو

مجھکو دیکھو تو میں کیا ہون تننا ہا یا ہو	مطلع نور خدا ہون تننا ہا یا ہو
درد میں درتن میں رو رو دوا کھو رہی	درد کی اپنے دوا ہون تننا ہا یا ہو
فکر کاکل کی عدم میں تو نہ تھی اب لیکن	بستۂ زلف دوتا ہون تننا ہا یا ہو
مجھکو عاشق کہو معشوق کہو عشق کہو	جا بجا جلوہ نما ہون تننا ہا یا ہو
میں ہی مسجود ملائک ہون بشکل آدم	مظہر خاص خدا ہون تننا ہا یا ہو
بال و پر توڑ دیے عشق کے صیاد نے یہ	باغ قدسی کا ہما ہون تننا ہا یا ہو
لامکان اپنا مکان ہے سو تماشے کے لیے	میں تو پردے میں چھپا ہون تننا ہا یا ہو
ہو ہے اور ہا ہے انا الحق ہے یہ منزل اپنی	شمس عرفان کی ضیا ہون تننا ہا یا ہو
کسکو ڈھونڈھون کسے پاؤن میں بتاؤ ضامن	آپ میں آپ چھپا ہون تننا ہا یا ہو
شیشۂ تن میں مقید ہون پری کی مانند	نور احمد سے بنا ہون تننا ہا یا ہو

مجکو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام کفیل
میں کہاں اس سے جدا ہون تننا ہا یا ہو

حیات بخشند ہلاک ساز دُسلایا پھر بھی جگا کے ہمکو
تو باغبان اِس جہان گلشن عجب یہ رنگت کے گُل بنائے
مرا چو شبنم نمود گریان مثال گُل کے ہنسا کے ہمکو
رہے ستمگر عجیب گُل رو پری کے مانند شعلہ رو
گیا وہ محفل مین چھوڑ تنہا مثال شمع جلا کے ہمکو
کجا صراحی کُدام میکش ہوئی ہے وحشت یہ محتسب کو
ہم آپ بیٹھے ہین غم کے مارے نہ چھیڑ دو بندہ خدا کی ہمکو
غریب مسکین فقیر ضامن لگا ہون دامن تمھارے صابر
کر رشک جنت حریم کو مت اُٹھا نہ یان سے بٹھا کے ہمکو

کسطرح ڈھونڈیے اُسے جسکا پتا نہو — مسکن ہر ایک جا کا جبتک سُنا نہو
جبتک خیالِ غیر سے سینہ صفا نہو — اُس بتکدہ مین نورِ جمالِ خدا نہو
شمع کیطرح جل کے ترا راز وا نہو — خاموش جل بجھی کہ دھوان اک ذرا نہو
ہمسے خفا تو اوبتِ نامِ خدا نہو — بے جُرم قتل یار کسیکا روا نہو
سرسبز ہو کہان ثمر و شاخ برگ گُل — دانے کیطرح خاک مین جب تک ملا نہو
جل جلکے خاک بھی ہنوا اور نہ کچھ بجھا — جیسا کہ مین جلا کوئی ایسا جلا نہو

جہان جہان

انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

مین ہون عاشق کیک صفت تو ہے جانی اے مہرو	انت الہادی انت الحق لیس الہادی الاہو

ضامن علی تو ہوگے فناؤ کرکیا کر اللہ ہو
انت الہادی انت الحق لیس الہادی الاہو

ردیف ہاے ہوز

مری جان و دل نے یہی لی ہر کے وبارک وسلم وصل علیہ
خدا خود محبت سے فرمائے ہر وبارک وسلم وصل علیہ
محمدؐ کو معراج مین باخدا دوئی کا نشان بے نشان ہوگیا
کمالات ربی ہوے دم مین طے وبارک وسلم وصل علیہ
خدا و محمدؐ یہ ہین ایک دو ہوئی اُن پہ وحدت ختم منکرو
خدا خود کہے ہم محمدؐ کہے وبارک وسلم وصل علیہ
وہ احمد بلا میم ہے وہ احد وہ عربی بلا عین ہین عین رب
جو کل شے ہر لاشے وہی کل ہے شے وبارک وسلم وصل علیہ
اگر وصف احمد دو عالم لکھین شکستہ قلم سان وہ عاجز رہین
وہ حسرت سی نالان ہون جون بانگ نی وبارک وسلم وصل علیہ

احمد کو کوئی احد کہہ اُٹھے فقط میم کا
ایک پردہ تو ہے
گو دل مین ہے محبت کی
وبارک وسلم وصل علیہ
بن پاس کے گھڑی گناہ کا جب لوٹ
عصیان سے ہو جاؤن پاک
سعادت آئی یہ ہمکو
وبارک وسلم وصل علیہ
خبر لو مری جلد تم یا نبی ہوئے ہم گرد
میری مولا علی
کہ مجھپر ہے نازل بلا بیچ ہے
وبارک وسلم وصل علیہ
وہ نور جمال مقدس دکھا کر مشتاق
جس نور کا تھا خدا
دیوان ضامن

عشق میں تیرے مرگیا ضامن
تجھکو ڈھونڈھوں کہاں مرے اللہ

مظہر اسرار یہ دل ہے منور آئینہ | آئینۂ اسکندری سے ہے یہ بہتر آئینہ
جب ہوا منھ کے مقابل تیرے دلبر آئینہ | ہوگیا حیرت زدہ سا دیکھ ششدر آئینہ
زنگ عصیاں سے جو ہو دل کا مکدر آئینہ | سنگدل تجھ پر ہیں اسیر ہے تیرا آئینہ
منھ کا آئینہ بھی تیری دید کا مشتاق ہے | اسلیے پھرتا ہے گردوں لیکے گھر گھر آئینہ
آئینہ بندی نہ کیونکر میں کروں اے نازنین | ہے تری تصویر میرے دل کے اندر آئینہ
روی عکس یار سے جب آئینہ سیراب ہو | کیوں نہ دل ہو جائے میرا آب کوثر آئینہ
آئینہ کیا چاہیے روئے مصفا کو ترے | جب دکھائے تجھکو دلبر چرخ اخضر آئینہ
تجھکو دکھلاکر ترا حسن ازل اے نازنین | ہوگیا دشمن مرا اور تیرا رہبر آئینہ

جب خودی خود گم گئی ضامن خدا ظاہر ہوا
ہوگیا روئے بتاں دیوار ہر در آئینہ

غیر حق تو نہ ہو مشغول دلا اور کے ساتھ | کفر ہے اسکو سمجھ دل سے ذرا غور کے ساتھ
آب دریا و برف حقیقت میں ہیں یہ دونوں ایک | غیر ہر شی کو سمجھتا ہے اسی طور کے ساتھ
موج دریا و تقاطر و حباب و ماہی | ہر رخ بحر ہیں وارد صفت دور کے ساتھ

[illegible] ہوں واللہ باللہ
[illegible] ضامن
[illegible] زیادہ

دیوان ضامن

تمھارا نام کا کلمہ ہمیں ہو دونوں جہان میں
تمھاری ذات او پر ہی سہارا یا رسول اللہ
انھیرے ہی گھر میں روشن تمھارے نور کا
ہمارے سامنے چمکے ستارا یا رسول اللہ
فادحی حق نے فرمایا و مازاغ البصر و ما طغیٰ
تمھاری وصف میں قرآن اتارا یا رسول اللہ
نہیں پہونچا ہون منزل تلک پھر دیکھون کام کرنیکو
نہیں یا دوری سے منزل کہارا یا رسول اللہ
قدرت حق نے روشن سراپا نور مجوبی
خدا نے ہاتھ سے اپنا سنوارا یا رسول اللہ
تمھاری ہجر میں ضامن ہے اجرت زدہ مجنون
نہ کیونکر دل ہو ابتر اب تمھارا یا رسول اللہ

جون صف سی اعدا دہون فی الفور زیادہ	دو چند ہوا حسن رخ یار کا تل سے

گھبرا کے جو صحرا کو نکل جاتے ہو ضامن
ہو جاتی ہے وحشت بھی اسی طور زیادہ

تو مانی مر گیا حسرت سے سر یار کے ہاتھ	دکھائی یار نے منھ دری سی جب سنوار کے ہاتھ
کو گور سے تیرا گشتہ اٹھے لپیار کے ہاتھ	پڑھے جو فاتحہ تو قبر پر مسیحا دم
بنا ہے قیس جو آجا کے وہ کمہار کے ہاتھ	ہی بعد مرگ مری خاک میں جنون کا اثر
لبان زخم سی جو ہونگا اپنی یار کے ہاتھ	ہماری پیاس بجھی آب تیغ سی اسکی
لگا کے کرے تیمم مری غبار کے ہاتھ	مریض عشق سی کہدو پڑھے نماز فنا
غریق بحر محبت ہین بیقرار کے ہاتھ	وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب نہلاؤن
غرض پہونچی قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ	پہونچ گیا ہون گلی مین صنم کی ہو کر غبار

عزیز کیا کرے ضامن بہار دنیا کو
تھون گلے مین جو اس یار غمگسار کے ہاتھ

خدا نے شوق سی تمکو پکارا یا رسول اللہ	نہ کیونکر نام لون ہر دم تمھارا یا رسول اللہ
نہیں ہوگا وہان تم بن سہارا یا رسول اللہ	خدا کی خوف سی اسدن نبی بیتاب بیٹینگے
ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ	خدا پوچھیگا جب اسدن تم اپنی امتی لاؤ

ردیف یای تحتانیہ

دیوان ضامن

دکھا دی تمکو جمال اپنا یہ جان بلب
پہونچ گیا ہی جو پہلو بیکسون
چہرہ کا روشن [illegible]
ہلال کیا ہے
کمان ابرو ہے تیغ خونی قضا ہے
نشیمن اسلئے ناوک ہی ابرو مین
ہلال کیا ہے
تمھارے ابرو کی آگے
کہانی ہی خیال میری جان کرتی ہیچ
کہا نا ہون پیش سنبل
ترے بے تیغ دل کے تمھاری
زلفون کا جال کیا ہے
شیدا ہوا ہون جس سے
یہ قصہ ہی دونون کی

یہ دل میں حسرت ہی رہ گئی ہے [illegible]
زبان پہ ہر اپنی جو تھی شکایت
سمجھی دیکھ کر [illegible] ضامن بہاری
وفا میں حال کیا ہے

جو بادشاہوں کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
تمہارے غمزے نے سب کو مارا پڑے تڑپتے ہیں لاکھوں ہر سو
کبھی نہ کشتوں کو تم نے آ کے دیکھا نہ پوچھا بسمل کا حال کیا ہے
اٹھا نہ در سے تو اپنے ہمکو میں تیرا عاشق ہوں جان سے گزرا
نہ چھوڑ جاؤں گا تیرے در کو تمہارے دل میں خیال کیا ہے
تمہارا رخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہ میٹھی باتیں ادا کی چتون رسیلی آنکھوں نے ہمکو مارا
جو تیغ ابرو سے ہمکو مارو تو آپ کا کچھ کمال کیا ہے
اسی توقع میں عمر گزری کہ یار ہم سے تو آ ملے گا
نہ ہمنے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہمنے دیکھا وصال کیا ہے
تمہارے بسمل کا رقص دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
تو ہاتھ مل مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہے یہ حال کیا ہے
چلا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفتار نازنینی
کسی کی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہے مجال کیا ہے

مخمس [illegible]

اے بلبل نالاں [illegible] چھوڑ دے
[illegible] تو جفا کا چھوڑ دے
[illegible] چھوڑ دے
بلبل نالاں خزاں میں چہچہانا چھوڑ دے
اب نکل اس باغ سے تو آشیانا چھوڑ دے
[illegible] تو ستانا چھوڑ دے
یہ وفا کی چاہ میں یہ زہر کھانا چھوڑ دے
قتل کر [illegible] جا عشق و سے
شیخ آ ساتھ [illegible] دل کا ستانا چھوڑ دے
عشق میں
اے کمان ابرو نگاہ تیر سے دل چھن گیا
کوئی دم تو تیر زن تیر نشانہ چھوڑ دے
خانہ دنیا کا [illegible] کارخانہ ہے خراب
جز خدا کی یاد کر بیکار خانہ چھوڑ دے
کھو یہ دل گم گیا ہے کوئی جانان میں
خاک کو مت چھان دانا ایک دانہ چھوڑ دے
مولوی جی تم ہو ظاہر [illegible] باطن خراب
ان جفاؤں کی [illegible] مسلمانوں کا ستانا چھوڑ دے
رنگ

رنگ لائیگا یہ اک دن آپ کا رنگ حنا	بیگناہونکا ستمگر خون بہانا چھوڑدے

زہد و تقوی جبّہ و مسواک و تسبیح یان یہ سلے
ضامن اپنا طرز اب تو عاشقانہ چھوڑدے

آگے اس دنیا مین یار و داغ حسرت لیچلے
رنج و غم سوز جگر بیتابیِ دل لیچلے
سر بکف جاتے ہین کوی یار مین ہم تو مگر
عشق عاشق ہوگیا ہی حضرت انسان پر
کوی جانان مین جب آی ہوگئی بیمار عشق
رشک گلزار ارم تھا آپکی جلوی سی گھر
تم رقیبونکو جو قاتل ساتھ اپنے لیچلے
اس صنم کو ساتھ اپنی اہل ہمّت لیچلے
ہم محبّت کر چلی جان پر تو آفت لیچلے
دم نہ مارا ہمنے قاتل تیغ دو دم کی تلے

داغ دلپر لیچلے کیا یار صحبت لیچلے
ہم بغل میں اپنی اک شور قیامت لیچلے
سر کو اپنی دوش پر جسمین ہو طاقت لیچلے
چھینکر ملکوت سی بار امانت لیچلے
جاکی ہم دار الشفا مین رنج و زحمت لیچلے
کلبۂ احزان سے میری تم یہ برکت لے چلے
تمکو جنّت لیچلی ہم ساتھ وحشت لیچلے
داغ قسمت ہم تو اپنی دلمین حسرت لیچلے
دی چلے دل تمکو ہر دم کی مصیبت لیچلے
جان کو تسلیم کر ایمان سلامت لیچلے

کوچۂ جانان مین ضامن جو گیا مارا گیا
شکر ہے تم جان کو حضرت سلامت لیچلے

پڑے ہین جا بجا ہزارون سباب
خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسی کا سینہ ہی داغ داغ کسی کی جی مین نہین
ہین ہر گھڑی
کسی کو ہر دم ہی آہ و زاری کسی کو چھایا ہی خدا کی
باتین خدا ہی جانے
فنا کا جس کو کر چکی ہیبت وہ کیا سمجھ پاوے
ہین جادو
اسے جو کہتے ہین بہتر کیا جانے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
ہین نجومی بجز وا لے کسی کی
زائچے دیکھ کے خدا کی
بس مین قدرت کا بھید جانے
باتین خدا ہی جانے

ضامن قمار بازی سودا ہے عشق مین
بازی لگی ہی یار سے سر اپنا ہار دے

صابر علی سا عاشق جانباز کوئی نہین رہے	تیرے بغیر اپنا ٹھکانا کوئی نہین رہے
سارے جہان مین ڈھونڈا یار نہ پایا کچھ کیا ای یار خدایا	جیسا کہ مین ہون ایسا دیوانا کوئی نہین رہے
حال اپنا مین کیسے سناؤن زخمی جگر ہی کسے دکھاؤن	راز نہان کا واقف دانا کوئی نہین رہے
چھوڑ دیا ہی سب نے ہمکو ساتھ لیا ہی رنج والم کو	دنیا مین دیکھا اپنا بیگانا کوئی نہین رہے
آگ لگی ہی جل ہی گیا مین خاک کہین بالکل مل ہی گیا مین	جیسا جلا ہی مین لکو جلانا کوئی نہین رہے
عشق خدا ہی بار امانت سہین کسیکو کوئی خیانت	ایسے گران کو سر پہ اٹھانا کوئی نہین رہے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کرنا ہی جو کچھ ابھی سے کرلے
ایسے جہان مین پھر کے تو آنا کوئی نہین رہے

عجب ہین قدرت کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
دکھائی ہر دم وہ اپنی شانین خدا کی باتین خدا ہی جانے
مین سن چکا ہون بہت فسانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
یہ واعظ آیا ہی کیا سنانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کھلا نہ پردے کا بھید یارو خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو

ضامن (١٢٠)

جو قید مذہب مین مقید ہوا سا تفت
بن بن ہین وہ جیز
کہین ہین قصے سنے ہزارون خدا کی
باتین خدا ہی جانے
کیا گیا ہی علم سے ابجد حصول
کی صاحبت قواعد
وہ ہمکو آئی ہین آزمانے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم
ہزار فاضل
جو کچھ کہ جانا کیا خدا سے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
کسیکو اب بقا بلا کے کسیکو دو دم سا
دم جلا سے
بس

دیوان ضامن

کسی کو آئے وہ سم کھلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
نہ فکر کر تو خوشی و غم کا خدا ہی مالک ہے بیش و کم کا
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کہا جو موسیٰ نے رب ارنی کہا خدا نے ہر لن ترانی
وہین وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کہا نبی کو کرو ہدایت کہا یہ شیطان کو کرکے لعنت
ادھر نہ دینا کسیکو آنے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسی پہ زحمت کسی پہ ذلت کسی پہ عفت کسی پہ رحمت
خدا کی حکمت خدا ہی جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
سمجھ لے دل مین یہ خوب ضامن سوا خدا کے نہین ہے ممکن
کہ ایک تنکا لگے ہلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اُڑیگی حشر تلک میری یار بن مٹی
نہ چین دیگی شہیدوں کی فتنہ زن مٹی
ہماری لاشۂ مظلوم کے لیے یارو
کہ خاک کوچۂ جانان کی ہے کفن مٹی
ہوا ہون تیری محبت مین قوت دفن ذرہ
ہماری لحد پہ آ ڈال جان من مٹی
نہین ملیگا پتا خاکسار عاشق کا
ہوا ہی کوچۂ جانان مین جا بدن مٹی

نجف جنگ جلیس ستی ہمارے ساتھ عشرت
مبارک ہووے

مبارک ہو دولہا کو شادی عشرت
ہمارے ساتھ نبی
دعا ہے خدا سے قبول ہووے
ہوئی عیش و عشرت مبارک ہووے

شاہ نجف شیر خدا آؤ مدد جلدی سے آ	سلطان شاہ و لافتی ضامن علی ضامن علی
ہے حکم ان کا عاشقون تو شمع مین پروانہ ہون	الفت مین تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی
تو لن ترانی سن تمنا مین بار رنی کہہ رہا	اب سیر و روشن دی دکھا ضامن علی ضامن علی
ہے تو کہان او ہے کہان سب جا ہے ذات حق عیان	پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علی
اے نور ذات پنجتن روشن ہے تجھسے جان مین	تجھسے ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی
نام علی نام خدا ہر شان مین جلوہ دکھا	ہے گاہ بندہ گہہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نور ازل ہر شکل و شان جزو کل
مین کیا کہون اس سے سوا ضامن علی ضامن علی

الٰہی دولہا پہ پیاری دُلہن بعیش و عشرت مبارک ہووے
شہانہ جوڑا گُہر کا سہرا بناز و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قبائے جنبا حنائے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قمر کے مانند آج دولہا تو بزم انجم مین جلوہ گر ہے
فلک پہ ہے اس زمین کو رفعت یہ رشک جنت مبارک ہووے
نکاح سُنّت ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فانکحوا کا

خوبی علی کی باغ نبی رحمت کے باغ کا
یکتا علی ہین خاص جمال محمدی
اور ہے شہ دو سرا کے واسطے
تھا حق سے ہم سوال محمدی
اس ... سوال محمدی
دل مین ہوا خاص خیال محمدی
باطن مین حق کا جلوہ ... کائنات

ظاہر مین جابجا ہے مثال محمدی
ضامن ہی ہوا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمد و آل محمدی
فتح ... کی بیاری ہووی
کیا ہی ... بہاری ہووی
وقت ... بہاری ہووی
... بہاری ہووی

یارہمراہ نہین گو یہ بیزار دین سب قمقمے دو لگی ہوئے آنکھین ہوئین پچکاری	یار بن آگ لگی ہمنے گذاری ہوری خون دل سی تری عاشق نے سنواری ہوری

تم ہوئے موسم گلزار مین ضامن سے خفا
ہو مبارک تمھین اے یار تمھاری ہوری

جفا کرے نہ کسی پر نہ ظلم فرمائے	بلاکشون سی نہ کچھ بات رنج کی لائے
کسی کا دل نہ دکھائے نہ چھیڑے زخم جگر	کسیکی آہ خدا جانے کسکو لیجائے
اگرچہ جور ہو یا ہو پری مناسب ہی	وہ اپنی عاشق شیدا سی آکے ملجائے
جلا جلا کے مجھے خاکسار جسنے کیا	اگر آتش الفت مین وہ بھی جلجائے
پھرون ہون کوہ و بیابان جو گھبراتا	نکلکے گھر سی وہ جنگل مین جا کے گھبرائے
مین جانِ دل نہین کہتا حیا ہی دامنگیر	اگر اپنی عزیزون سی وہ بھی شرمائے
دعا یہ ضامن مسکین ہو یا الٰہی قبول	کیے پہ اپنی وہ ظالم بھی خوب پچھتائے
وہ گل جو حسن پہ اپنی غرور کرتا ہے	خزان بھی آئے تو کمھلائے اور مرجھائے

نہ عشق تم کرو اہل مجاز ظاہر کا
کہان تلک تمھین ضامن غریب سمجھائے

کون و مکان مین جلوہ نما کسکا نور ہی	اس نور احمدی کا یہ سارا ظہور ہے

خدا کے واسطے اب تو دکھا رخِ زیبا
لبون پہ آ کے مری جانِ مبتلا ٹھہری

جو قتل کر کے مری لاش کو کیا پامال
ہمارا خون تری پاؤن کی حنا ٹھہری

ملو تھی پیار محبت سے جسطرح پہلے
ہوئی ہو ہمسے خفا اب کہو یہ کیا ٹھہری

ہزارون غم کی مسافر آ گیا ہے مقام
حریم کعبۂ دل بھی کوئی سرا ٹھہری

گیا نہ جیتا ہوا کوے یار سے کوئی
گلی صنم کی عزیزو یہ کربلا ٹھہری

تمام شب ہی تری بن شمار تارون کی
یہ کالی رات مری جان پر بلا ٹھہری

ہزارون قتل کیے اک نظر سی او قاتل
تمھاری چشمِ سیہ یار فتنہ زا ٹھہری

مین اسکی تیغِ جفا سی شہید کیون ہوتا
کرو تمین کیا کہ یہی یار کی رضا ٹھہری

اُٹھا کے پردۂ رُخ دیکھ یار رضامن کو
ہماری جان چلی آپ کی حیا ٹھہری

اپنی خودی کا جو کوئی نشو و نما رکھے
حق اُس سے ہی جدا جو وہ حق کو جدا رکھے

چمکا ہی نورِ شمسِ حقیقت کا جا بجا
ذرّہ ہر ایک دعوی انّی انا رکھے

مارا ہی جوش انّی انا الحق نی کہ گذر
رازِ نہان کو دلمین کہانتک چھپا رکھے

عکسِ جمالِ یار ہویدا ہے برملا
ہر آئنہ ظہور مین جلوہ نیا رکھے

ہوتا ہی جسکو راز انا الحق کا ذوق و شوق
دارِ فنا مین دار وہ پہلے بنا رکھے

کون ہے اسکے سوا جس نے کیا ہے فردون
درد دل میں وہی ہے مجھے آزاد وہی
اب ہی معنی وہی ہے موزون دریا وہی
صابر و منصور وہی ہے ضامن بیزاد وہی
جو ہم دیکھتا ہون ادھر تو ہی تو ہے
جو تھا راز پنہان سو وہ ہو بہو ہے
جو نور جب کہ عاشق ہم اسکے عزیز ہو
طلب جسکو ہے وہ دریا اور حیرت وجو ہے
بجز حق نہین ہے کوئی جسم و جان میں
صدا انا الحق کی کون گوش کو ہے
کبھی بن کے مجنون وہ بن کو سدھارا
کہین چاک داماں میں کرتا رفو ہے
کہین منتقی ہو کے مسجد میں بیٹھ
کہین خون عاشق سے کرتا وضو ہے

دیوان ضامن

جاتا ہوا وہ مار گیا راہزن مجھے	کیجو اسی گلی مین عزیز و دفن مجھے
یاں تک کیا ہے چاک گریبان جنون نے ہاے	آیا نظر لحد مین نہ تارِ کفن مجھے
تنکا سا موج بحر مین بہجائیگا یہ تن	گریہ سے ایکدم نہیں ہوتا امن مجھے
فرقت سے داغ دل مین ہے اسقدر مرے	بالکل خزان نظر مین ہے سیرِ چمن مجھے
زنجیر پا مین اس دل وحشی کو مت کرو	کافی ہے تارِ زلف کی اسکے رسن مجھے
پروانہ ایکبار اگر جل گیا تو کیا	دن رات بس نئی ہے یہ سوز و جلن مجھے
شیرین ہوں کیسے ساغر او شیخ لب ترے	کمتر دکھائی دیتا ہے لعلِ یمن مجھے
نکلے سنور کی یار تو جانبر ہون کس طرح	ماری ہی ڈالے ہے یہ ترا سادہ پن مجھے

فرقت مین تیری مر گیا ضامن خدا سے ڈر
تو آکے اپنے ہاتھ سے پہنا کفن مجھے

دلبرِ رعنا وہی ہے عاشق شیدا وہی	غمزدونکا دل وہی ہے راحتِ دلہا وہی
جب تو پنہان تھا وہ پیارا پردۂ لاہوت مین	اب تو ظاہر ہو بہو جلوہ نما ہیگا وہی
رخ وہی کاکل وہی ابرو وہی چشم سیاہ	آئینے مین گلرخون کا چہرۂ زیبا وہی
قمری و بلبل وہی ہے لالہ و سرو چمن	گل وہی سنبل وہی ہے نرگس شہلا وہی
عرش سے لیکر فرش تک ہیگا یہ سب اسکا ظہور	عالم سفلی وہی ہے عالم بالا وہی

کہیں ہے شیخ و صوفی
کہیں ہے برہمن کہیں رند ہے
کہیں بن کے ساقی کہیں سبو ہے
ہزاروں جلوے ہیں اسکے دیر میں
کہیں پری ہے کہیں اسکا ہیں
کہیں اپنا ہی ہے
نہ جانے کس جگہ میں اپنا سجدہ
کہیں کیسی جنت ہے ...
...

اوّل و آخر تو ہے خدا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
قاضی بنکے فتویٰ لگایا مُلّا ہوکے وعظ سُنایا
دیر مین جانا قوس بجایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وحدت کثرت ایک ہین تیری ذات سی سب سنگ ہین
کیا کیا جلوہ تونے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
موتی مچھلی برف اور آب موجین دریا عین حباب
اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
عالم فاضل صوفی تو رند سبو کش عربدہ جو
فوق و تحت سب تونے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
باطن مین تو احد کہایا ظاہر مین احمد ہو آیا
تجھ بن کوئی نظر نہ آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وان سے یان کیون آتے ہم ہین نہین تھا وان کچھ غم
ملک عدم سے تو ہمین لایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
نحنُ اَقرب آپ کہے تو ملا رہے کچھ پتا نہ دے
جال مکر کا تو نے بچھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

آپ ہی گل اور آپ ہی بلبل آپ ہی
خود ہی معشوق ہوا
آپ ہی پروانہ شمع آپ ہی جو کچھ ہے
سو تو ہی ہے
آپ ہی عاشق اور معشوق آپ ہی
طالب اور مطلوب
اپنے اوپر آپ ہی پھر آپ جو کچھ ہے
سو تو ہی ہے
اپنا عاشق آپ ہوا اور اپنا ہی جو
آپ جفا جو کچھ ہے
خود ہی عاشق ہو کر لگا جو کچھ ہے
سو تو ہی ہے
کہیں جلوہ دکھایا کہیں کچھ ہے
سو تو ہی ہے

دیوان عشق

کہیں بندہ کہیں مولیٰ کہیں کچھ
کہیں کچھ ہوا
کہیں عاشق ہوا اپنا کہیں معشوق
کہلایا
کہیں مجنون کہیں لیلیٰ کہیں کچھ
کہیں کچھ ہوا
کہیں پروانہ سوزان کہیں وہ
شمع سان آریان
وہ ہرجائی ہر دم ایک جا کہیں
کچھ ہی کہیں کچھ ہوا
وہ محبوب خدا پیارا احمد ہوا
عالم
کہیں موسیٰ کہیں عیسیٰ کہیں کچھ
ہوا کہیں کچھ ہوا
شمال

وہ آپ ہی نرگس شہلا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے

کبھی نظم کبھی مضامین کبھی

مشکلات جو [illegible]

چھپا ہے پردون مین ہی کیا کیا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے

مثال نرگس حیران گریبان چاک مثل گل
وہی ہے بلبل شیدا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
ہوالاوّل ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن
وہی دانا وہی بینا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
چھپی وحدت ہر کثرت مین ملی کثرت ہے وحدت مین
دکھا منھ پھر کیا پردا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
وہی واحد احد مطلق منزّہ ہے خدا برحق
وہ ہر جائی ہے خود ہر جا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے
کہین یوسف بنا پیارا زلیخا جلوۂ زیبا
جدائی سے مجھے مارا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے
کبھی زاہد کبھی عابد کبھی وہ بادہ پیما ہے
اُسے ہر رنگ مین دیکھا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے
کہین گل ہے کہین بلبل کہین سرو اور کہین قمری
ظہور اسکا یہ ہے کیا کیا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
وہ آپ ہی سنبل ولالہ وہ آپ ہی سرو قد بالا

دیوان مضامین

ہمارا [illegible] کوچہ ہے منزل کربلا کی
تری کوچے مین ناحق ناخدا ترس
ہماری خاک مدت تک اڑا کی
[illegible] گیا [illegible] جور و غمان
ہمین خواہش ہے [illegible] دیدار [illegible] کی
نہ چھوٹا عشق [illegible] دیوانہ دل
تری وہ زلف کافر ہے بلا کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا کھا چل ہوا ہو اے صبا تو خلیفہ ہو گیا لے کر امانت	نہ لائی بوئے زلفِ مشک سا کی یہ بازی لے گیا انسانِ خاکی

مریضِ عشق مر جائے تو چھٹ جائے
یہی تدبیر ضامن ہے شفا کی

وصل سے سیلِ مری جان وہ جانی مانگے	جاودانی کی عوض عالمِ فانی مانگے
مرہم زہر مرا زخم نہانی مانگے	کشتۂ تیغِ محبت کا نہ پانی مانگے
شمع کافوری سحر ہو گئی ٹھنڈی افسوس	عشق پیری مین مرا جوشِ جوانی مانگے
مین وہ دیوانۂ و حیران ہون نحیف و بیجان	میری تصویر کی مجنون بھی نشانی مانگے
دیکھے خط نامہ رسان کہنا یہ احوال سبھی	شکوۂ جور و جفا گر وہ زبانی مانگے
دفترِ عشق کا ہے طول مین کیونکر لکھون	ایک عالم مری قصے کی کہانی مانگے

چاہ مین اُسکی زلیخا کی صفت ضامن دے
دل و جان تجھسے جو وہ یوسفِ ثانی مانگے

فرقت نے تری جان مری یار نکالی	کیون تیغِ ستم تو نے ستمگار نکالی
تدبیر کوئی اور اگر یار نکالی	کیون قتل کی خاطر مری تلوار نکالی
گر آہ کوئی ہمنے قضا کار نکالی	جان سخت رقیبونکی وہین یار نکالی

[illegible]

[illegible]

اس جہان مین نام اپنا کر گئے

[illegible]

دیوان ضامن

[illegible]

ہجر مین اُس بت کی ہم کیا کر چلے	ناگہانی موت آئی مر چلے
خفتگان خاک کی مرقد پہ تم	اے صنم کیا حشر برپا کر چلے
دم شمار اے عاشق صابر کبھی	جب ستم کا حلق پر خنجر چلے
ساقیا سرشار میخوارون کو جام	کتنے توڑے اور کتنے بھر چلے
میکدے مین قاضی و ملا گرو	محتسب دستار اپنی دھر چلے
کوچۂ قاتل مین کفنی پہن ہم	سر کو لے اپنے ہتھیلی پر چلے
بر سر بازار مجنون پر ترے	کودکون کے ہاتھ سے پتھر چلے
واہ وا اے نشۂ بادہ ہوس	ساغر عصیان کو ہم تو بھر چلے
دشمن آدم ہے گندم دیکھ لو	آسیا اُس پر سدا گھر گھر چلے

زندگی بن یار ضامن ہو چکی
ہم تو تنہا چھوڑ دلبر چلے

مبدل القافیہ

حسرتا دنیا مین ہم کیا کر گئے	بار عصیان سر پہ اپنے دھر گئے
الفت جانان سے کیون ہم ڈر گئے	ناحق اعدا کی وفا مین مر گئے

[illegible]

وہان خاکی نہ کوئی پہونچا ہے عشق	زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ہوا ضامن یہ ثابت عکس مضمون
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

تلخی جان کو میری وہ آسان کر گئے	خنجر سے ذبح کرکے وہ احسان کر گئے
پہلو سے لیکے دل مری پہلو سے اُٹھ گئے	مر کیا ناگہان مری سامان کر گئے
حسرت یہی رہی کہ نہ پوچھا کسیکا حال	عاشق ہزار جان وہ قربان کر گئے
شانہ کیا نہ زلف پریشان مین یارنے	دلکو ہماری ہای پریشان کر گئے
کیا کیا کھلائی گل تری تیغ جفائی یار	سینے کو میرے تم تو گلستان کر گئے
دکھلاکے ہمکو جلوۂ رخسار چھپ گئے	آئینہ سان مجھے تو وہ حیران کر گئے
بیمار چشم کو نگہ تیر سے تو ہاے	دنیا مین کوئی دم کا وہ مہمان کر گئے
دکھلاکے برہمن کو رخ مصحفی صنم	کتنے ہی ہندو ونکو مسلمان کر گئے
آہ و فغان و حسرت و غم دے گئے مجھے	کتنے ہی میرے جان کو نگہبان کر گئے
آتے ہی عشق موج غم و درد نے مرے	جان و جگر کے ملک کو ویران کر گئے

مضمون جانگداز سے ضامن تو عاشقو
مشہور ملک ہند مین دیوان کر گئے

دیوان ضامن

تکتے ہین راہ تیری رات دن ہم	ہماری شام ہے اور یہ سحر ہے
کلیجا کھا لیا غم نے پیچ دل	کدھر ہو دل کہان میرا جگر ہے
وصالِ یار حاصل ہو ولیکن	جدائی کا مجھے خوف و خطر ہے
مین جیتا ہون نہ مرتا ہون عزیزو	بلاے ناگہانی کا اثر ہے
تری کوچے مین آ بیٹھا ہے ضامن	یہی مسکن ہے اپنا اور یہ گھر ہے
گرمی بازار الفت سے جو تو بیزار ہے	کیون نشاط دل بتا تجکو یہ کیا آزار ہے
گوشۂ کوی وفا مین خاک تھی اپنی پڑی	لیگئی کس جا صبا کیا مٹی اپنی خوار ہے
اس بہار حسن کا گجرا جو یاد آیا مجھے	پڑ گیا اپنے گلے مین آنسوؤن کا ہار ہے
اور رقیبو جب تو ہم جلتے تھے سوز عشق مین	اب جلا بینگے تمھین ہم اپنی اپنی باری ہے
دین و دنیا دیکھا ہون اور کیا باقی رہا	جان عاشق ہے فقط یان بھیجی طیار ہے
ہو گیا بیخود وہ جسنے ایکدم دیکھا اسے	دیکھ نور دی صنم کو قہقہہ دیوار ہے
قافلہ تیری شہیدونکا عدم کو ہے رواں	آہ کا نیزہ لیے ہر اک صنم سردار ہے
دیکھیے کس کی آئی ہے قضا ای دوستو	ہاتھ مین بر رحم قاتل کے علم تلوار ہے
سرو قد رخسار گل غنچہ دہن ہے تو سمین	جلوہ حسن بیر یہ خوب ہی گلزار ہے
اضطراب دل سے مت گھبرا مثال برق	آئیگا وہ ضامن وصل کا اقرار ہے

مرجائینگے ہم کھا کے چھری ہاتھ سے اپنے
وہ چہرۂ زیبا جو دکھایا نہ کرینگے

مشکل ہے علاجِ دلِ بیمار طبیبو
عیسیٰ بھی ہمارے مرض کو اچھا نہ کرینگے

ترسای ہی ہر دم ہمین وہ کافرِ ترسا
جب اُسکو نہ چاہینگے تو ترسا نہ کرینگے

دل چھین لیا قتل کیا گھر سے نکالا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کرینگے

ہم عاشقِ جانباز ہین قاتل تہِ خنجر
تڑپینگے نہ چلائینگے نالا نہ کرینگے

جون طفل زمین پر جو گرا کرتے ہو آنسو
ہر دم تمھین اے اشک سنبھالا نہ کرینگے

آبِ دمِ شمشیر سے کر حلق ہرا تر
ہم آبِ بقا کی بھی تمنا نہ کرینگے

گر بحرِ خجالت مین ہو جاتی ہو تم غرق
ہم آپ کے آگے کبھی دعوا نہ کرینگے

قاصد جو گیا پھر کے وہ جیتا نہین آیا
آیندہ وہان خط کبھی بھیجا نہ کرینگے

صنامن دلِ پُر درد سے تو آہ نہ کرنا
ان شعلون کو افلاک سنبھالا نہ کرینگے

مقتل مین شہید ہونگی اب جانا ہی بہتر ہی
قد ہو نہین ستمگر کے مرجانا ہی بہتر ہی

مشہور ہوا مجنون جو دنیا مین تو کیا حاصل
اس عالمِ شہرت سے گم جانا ہی بہتر ہی

مانندِ شمع کوئی جاتی ہے پیشِ دل کے
خاموش سرِ محفل جلجانا ہی بہتر ہی

زاہد نازون سے یہ عشق عبادت ہے
پر جوشِ محبت کا چھجانا ہی بہتر ہی

دیوان ضامن

دیکھ رخسار کو گل زرد دوپٹے والے
بن گئے تجھ سے جوان تیرے ترے زرد گل ہم شفق ہے
دل میں پھر بھی اٹھا درد دوپٹے والے
شمع زردی کی ہوا رشک سے یرقان کا اثر
دیکھ جلوہ ترا سب ہم زرد دوپٹے والے
حسن و بالا ہوا چکمارنگ سے رنگ
سب ترے سامنے ہیں گرد دوپٹے والے
پچھتی رنگ ترا زرد دوپٹے والے
قصہ فرہاد و مجنوں کا اب ادھار و رق ہے
عشق کی قوم کی ضامن کے کوئی کھوکتاب
رکھے معشوق ہیں گو گہ لیسنتی جوڑے
حسن ترا ہوئی ہر فرد دوپٹے والے
گل صبر کی کو گلشن میں گریبان پھاڑا
دیکھ تیری بیتی بے پردہ دوپٹے والے

لی مع اللہ آیہ لا اور آنا الحق پر ملا
عشق کی دریا میں گر کر کون نکلا ہے میان
عشق ہے معشوق مولی عشق کا سے ظہور
کب فرشتوں بھی ہی طاقت امکان پہ جا سکین
بار الفت میں وہ پایا تنگ کہ اٹھ سکتا نہیں
ور کریا کی طرح میں تو صبر کرکے رہ گیا
کھل نہیں سکتا ہی عقدہ ناخن تدبیر سے
مقصد کونین حاصل عشق سے ہوہین کل
عشق کی شیرینی و لذت بیان کیا کیا کرون

اور صدائے الحق ترکی کہ پکارا عشق ہے
جسکو کہتے ہیں وہ دریا بیکنار اعشق ہے
عرش سے لی فرش تک بالکل یہ سارا عشق ہے
حضرت انسانکو انتک ای سدھارا عشق ہے
ای صنم سینے پہ میرے سنگ خارا عشق ہے
سر پہ میرے دمبدم چلتا یہ آرا عشق ہے
اسطرح کا نرم و سنگین ہے یارا عشق ہے
سعد اکبر نیکبختی کا ستارا عشق ہے
دودھ پیڑا مصری و لڈو چھوہارا عشق ہے

حور جنت لیکے تجھ بن یار ضامن کیا کرے
ہم ہیں عاشق آپ کے ہمکو تمہارا عشق ہے

آہ سوزان سے ہماری پر خجالت برق ہے
میں ہوا ہوں جنکی عاشق وہ ہوا ہے جھکی
خوبرو دنیا کی تیری سامنے ای دلربا
غرق آب حسن میں ہے مہر چرخ دلبری

ابر گریہ سے مری پانی میں ابتک غرق ہے
مجھ میں اور مجنوں میں اتنا ہی عزیزو فرق ہے
ہیں ستارے تو ہمارے آفتاب شرق ہے
روی تابان صنم کی اب جو آیا عرق ہے

عندلیب زار کو گر تو رہا ضامن نصیب
زرد دوپٹے والے
آہ سرو اور رخ زرد دوپٹے والے گذری
جان مری جان جوان میں ایسے گذری
عاشق ہو کر فرقت کی سے گذری
تابان کی تجلی سے گذری
[illegible]

[illegible]

[illegible]

منزل یار تلک ہائے نہ پہونچا ضامن
آفرین عمر کو اس راہ مین چلتے گذری

پہلو سے لیگیا وہ مرے دل نکال کے	دلکو جگر کو دونونکو شامل نکال کے
کاکل کے دام مین ہے گیا مرغ دل اسیر	صیاد تو نے مرغ یہ سینہ تل نکال کے
ناحق کیا جو قتل مجھے مین دکھا دیا	باب انفعال کا وہین فاعل نکال کے
آنکھین تری وہ دزد دلاور ہین راہزن	لیجائین جان کو یہ سر محفل نکال کے
مانگے ہے جان وصل سے پہلے ہی ہاے یار	حجت وہ پیش کرتا ہے مشکل نکال کے
یہ ذبح کیا ہے مجکو تو جب آپ جا ہیے	بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے
تیغ جفا سے اسکی خطا وار بچ گئے	جن جن کو مارتا ہے وہ گھائل نکال کے
قابل یہ یادگار ہے پیکان ڈھونڈھ مت	دونگا نہین جگر سے یہ بسمل نکال کے

عنقا صفت وہ یار سے مت ڈھونڈھ بیٹھ رہ
ضامن خیال سر سے یہ باطل نکال کے

عارض سے کب ہے زلف معنبر لگی ہوئی	ناگن سی ہے یہ گل کے برابر لگی ہوئی
ہے عشق گل مین بلبل مضطر لگی ہوئی	سر پر خزان ہے گل کے سراسر لگی ہوئی
سینہ جلا داغ دل و جان جل گئے	کیونکر بجھے یہ آگ ہے گھر گھر لگی ہوئی

[illegible]

کہاں مان سے ہم اس رو سی ذرا چین
گیا مری نیند گئی
لگی آتش عشق جلا ہی جانے مجھے خاک
کیا میں ملا ہی دیا
چین گیا مری نیند گئی

نہیں صبر و قرار ہے دل کو ذری مرے دیکھے بنا تجھے ایک گھڑی
جو دیکھا ہے ناز و عشوہ گری مرا چین گیا مری نیند گئی
ترے جور و جفا سبھی سہنے سے مرے ہوش و حواس بجا نہ رہے
مجھے گریہ نے ہجر میں چین نہ دی مرا چین گیا مری نیند گئی
کبھی تم نے نہ مجھ سے کہا کہ میاں مرا نام ہے یہ مرا گھر ہے وہاں
مری عمر تلاش میں ساری گئی مرا چین گیا مری نیند گئی
نہ تو زندہ رہا ہوں نہ آئی قضا تری ہجر میں کیا نہ اٹھائی بلا
مرا دل لگا تجھ سے یہ کیسی گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی
میاں ملنا ہے مجھ سے تو آ کے ملو نہیں بہر خدا مجھے قتل کرو
مجھے سخت وبال ہے یہ جان مری مرا چین گیا مری نیند گئی
ہوا تجھ پہ فدا دل و جان سے صنم مجھے تیری قسم تری جان کی قسم
تری ملنے کی یار ہوس ہی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی جی میں ہے میرے کہ رشک قمر ترے سبز لباس پہ کھاؤں زہر
گل رخ پہ نقاب ہے تیری ہری مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی چاہے ہے جی کہ وہ رشک پری کرے سامنے میری جلوہ گری

دیوان افضل حسن

مین ایسی لیلی کا مجنون ہون سُن لے او مجنون	پھرے ہے ڈھونڈھتی مجکو یہ در بدر لیلےٰ

جسے تو ڈھونڈھے ہے صحرا و دشت مین ضامن
وہ میرے پاس ہے مدت سے جلوہ گر لیلےٰ

ہمکو تم جب سے کہ اے صاحب ہین بھوگئے
ہم بھی تمکو وہین اے عہد شکن بھولگئے

جب سے عاشق ہوئے اُس رشک چمن پر ہمتو
لالہ و سنبل و گل سرو و سمن بھولگئے

کیا فدا جی ہو دل و جان کسی بت پہ خدا
اور ہی دنمین مجھے وہ کرکے دفن بھولگئے

اضطراب دل وحشی نے بھلایا یان تک
یاد کچھ بھی نہین ہم سارے ہی فن بھولگئے

رنج فرقت مین مری عمر بسر گو کہ ہوئی
وصل کے روز سبھی رنج و محن بھولگئے

جب سے سونگھا ہے وہ گیسوے معنبر ہمنے
سنبل و نافۂ چین مشک ختن بھولگئے

رشک سے خون ہوا لعل جو تری دیکھہ لبے
جوہری قیمت خوش لعل یمن بھولگئے

ہمکو خاک در جانان کی محبت یہ ہوئی
عیش فردوس تمنائے عدن بھولگئے

مثل بلبل کے تری یاد مین ہون نعرہ زنان
یہ مجھے آپ ہی اے غنچہ دہن بھولگئے

ناوک انداز نہ چھوڑا ہے کوئی طائر دل
اپنے تم صید کو کیون تیر فگن بھولگئے

چیر ڈالا تن عریان کو گریبان سمجھا
اے جنون لحد مین ہم چاک کفن بھولگئے

اس بہار سینۂ دنیا پہ یہ اہل دنیا
پانچ دن کے لیے وہ اصل وطن بھولگئے

دیوان ضامن

تھے رفیق راہ یہ رنج و محن مین آبلے	راہ غربت مین تھکا سر پر اٹھایا جب مجھے

یا تو ن مین مجنون کی چھالی تھے بڑی ناقہ کے ساتھ
اب وہ ضامن تو نیا ندھی ہین سخن مین آبلے

ترے عشق مین بت بیوفا مری کیا ہی بیقدری رہی
دلے تو نے پوچھا نہ حال کچھ تجھے ایسی بیخبری رہی
ہوا خشک اپنا ریاض تن نہ رہا وہ گل نہ رہا چمن
مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری رہی
مجھے ساقیا وہ نشہ پلا کھلے جس سے جلد فنا بقا
تو خیال دل مین ذرا نہ لا کہ پیالی مے کی بھری رہی
یہ ظہور کل ہے سبھی ترا تو خود آپ آیا ہی اے خدا
سو عجب طلسم و یا بنا تری ذات سب سے بری رہی
تو نے جب سے ای مرے ساقیا مجھے جام محو فنا دیا
نہ خیال ہستی دل رہا نہ نگاہ جلوہ گری رہی
بتا اپنا نام و نشان گل کسے کہیے خار کہاں ہی گل
نہ وہاں ہی راحت و رنج کا دخل نہ نمود اپنی ذری رہی

[illegible]

[illegible]

اچھا ہوا جو بت کے نہ آیا وہ مر گیا
تاثیر کوے یار میں دار الشفا کی ہے

تیر نگاہ یار سے کیونکر بچے کوئی
مژگان چشم دیکھیے برچھی قضا کی ہے

فرہاد کی طرح لب شیرین کو بوسے بن
بیجرم مارا جاؤں یہ مرضی خدا کی ہے

سجدہ کرون نہ کیونکہ تہ تیغ بت بھلا
آواز کان مین مرے قالو بلی کی ہے

ہجو نمو میان رہ ہستی سے جا گذر
منزل یہی فنا کی ہے یہ ہی بقا کی ہے

ضامن علی ہے جسکا اسے خوف حشر کیا
امداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دل کو ہمارے چاہ اسی بیوفا کی ہے
وہ بت کہ جسکی چاہ مین خواہش قضا کی ہے

کس طرح چوم لون مین کف پاے نازنین
پابوس کی طلب اسے رنگ حنا کی ہے

کیا آرزوے وصل بت بیوفا کی ہو
عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہے

ہر ہر قدم پہ اسکے ہے اعجاز عیسوی
رفتار اس پری کی یہ ناز و ادا کی ہے

باب قبول اے عزیزو ہوئے ہین بند
پرواز شکستہ پا کہین مرغ دعا کی ہے

خانۂ خدا مین سانپ لیے آ کر کیا ہے گھر
دلمین ہمارے یاد جو زلف دوتا کی ہے

مجکو ہوا ہے شوق اڑا لیجیے ادھر
دلمین ہوا بھری ہے مرے اس دلربا کی ہے

گلشن مین سیر کو وہ گیا نوبہار حسن
لب پر ندا یہ غنچون کے صل علی کی ہے

[illegible]

کیون تعلق کسی عیار سی ہم کرتے بھلا
وہ ستمگر جو کبھی ہمسے موافق ہوتا

دل یہ بیتاب ہی سیماب کے مانند ہرا
مرغ دل باغ جہان مین تو نشیمن کرتا

کیون بھلاتا وہ ہمین دل سی برا جانتا کیون
منتظر آمد جانان ہون ہمیشہ یارو

کیا لگین ٹانکے جہان ہاے لگین زخم یہ زخم
تاب ہوتی رخ تابان کے نظارے کی اگر

آنکھ اور میرے جو آپسمین صفائی ہوتی
سر پہ آفت یہ جہان کی نہ اٹھائی ہوتی

ہوتا قابو مین تو اسکے رہائی ہوتی
دام کاکل سی اگر اسکی رہائی ہوتی

اپنی قسمت مین لکھی کچھ جو بھلائی ہوتی
اسکے آنے کی کسی نے تو سنائی ہوتی

گر رفو گر کہین ملتا تو سلائی ہوتی
ہمنے بھی آنکھ ستمگر سے لڑائی ہوتی

بت ہوا اس بت عیار کے آگے ضامن
کچھ تو بن آتی اگر بات بنائی ہوتی

ہمین مت مارو ای قاتل ہم اپنے آپ ہی مرجائین گے
بن آئی جب کہ مرجائینگے تمھارا نام کرجائین گے

صنم کے عشق مین یارو نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
بگڑ جائین گے گر کتنے تو کتنے ہی سنور جائین گے

صراحی جام مینا کے کرونگا توڑ کر ٹکڑے

مرنے سے جو کہ پہلے ملا ذات پاک مین | باقی رہے نہ کیونکہ وہ باقی مدام ہی

صابر شراب عشق سے مجکو نہ بھولنا
ضامن علی ہمیشہ تمھارا غلام ہی

محفل جانا مین دیکھکر گر کوئی جانے مجھے | مثل پروانہ کہ جب وہ شمع وجانے مجھے
عاشق جانباز کیونکر شمع وجانے مجھے | مثل پروانہ کی جلجاؤن تو پہچانی مجھے
ہی یہی بہتر کہ کوئی یار مین مت جا دلا | عمر بی اُسکے وان تلک دیونگی کب جانی مجھے
خاک و خون مین اسقدر لوٹا کہ پتلا بنگیا | کافر بسمل صنم آئے ہین کہانی مجھے
فرقت جانان نے میرا حال ایسا کر دیا | یعنے دیوانہ کہین ہین سارے دیوانی مجھے
اُس شہید ناز کو وہ غسل چشم تر سے تم | اشک خون آلودہ آب تیغ ہین نہلانی مجھے
سخت جانی نے مجھے شرمندہ جانان سے کیا | ناتوان آگی نظر وہ نازنین شانی مجھے
استخوان جلکر کے خاکستر میری ہوجاینگے | عشق کی آتش لگی ہی اب تو بھڑکانی مجھے
عشق مت کر اُس صنم کا دیکھہ پچھتاویگا تو | یہ ہی سمجھاتی تھے سارے اپنے بیگانی مجھے
شہر مین خفقان ہی اور صحرا مین وحشت ہی مجھے | ایسے بچہ کو ہوا کیا ہی خدا جانے مجھے
زندگی بن یار کی مشکل ہی اکدم بھی مجھے | ای عزیزو تم ذرا ساز ہر دو کھانی مجھے
مین نجاوینگا اُٹھا مت عاشق جانباز ہون | وہ خدا کی واسطے قدمون مین مرجانی مجھے

وہی اپنا ہوا دشمن بُرے ہم
اُس آشنا سمجھے
نہین کہتا ہون رازِ دل کسی سے
یہی ڈرتا ہون
کہ قاتل مین کیا گذری خدا جانے
وہ کیا سمجھے
مجھے بہلوے دیر سے کہان
اعدا نے ہی پھینکا
خدا سمجھے رقیبون سے علی
مشکل کشا سمجھے
صنم کو تم تو اے ضامن
لائق تھا مجھے سمجھے
یقین بھی جو وہ سمجھے ہین یقین
اُن کی بلا سمجھے

سوا تیرے نہین ہے کوئی ایسا	ہمارے درد و غم کا ہو وہ شاکی
سرودِ عشق سے دل مین ہمارے	ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی

اذیت اور مصیبت مین ہمیشہ
دلِ ضامن نے بس اُنکو دعا کی

تمھاری زلفِ مشکین کو جو ہم مُشکِ خطا سمجھے
خطا سمجھے جو یہ سمجھے تری کاکل کو کیا سمجھے
وہ جدول لاجوردی ہے رُخِ مصحف کی صفحہ پر
اُسے فیتا حمائل کا رُخِ مصحف کی جا سمجھے
رُخِ روشن کو ہم اُسکے وہون کا آئینہ سمجھے
ظہورِ نورِ اقدس ہے تجلّیِ خدا سمجھے
لبِ جان بخش جانان کے لبِ شاکِ مسیحا ہین
صدائے قم باذنی کو فقط حکمِ خدا سمجھے
ہم اُسکے چشم و ابرو کو کہو یارو کہ کیا سمجھے
اُسے ہم چشمۂ کوثر اُسے تیغِ قضا سمجھے
رفیق اپنا جو اے دل تھا خدا جانے کہان پہونچا

دیوان ضامن

فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے

سمجھ ہے اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا ہی
کوئی اُس بُت کو کچھ سمجھے ہم اُس بُت کو خدا سمجھے

خدا ہم سے جُدا کب ہی حباب و بحر کے مانند
یہ ہے اِک موج زن دریا ہم اور وہ آشنا سمجھے

عجب فہمید ہے یارو یہ اُلٹی بات کیا سمجھے
ہمیں وہ ہیں بلا سمجھے ہم اُنکو ہیں شفا سمجھے

مٹا کر لوحِ ہستی سے رقم حرفِ خودی بالکل
بقا ذاتی کے معنوں کو کوئی اہلِ فنا سمجھے

بہر صورت وہ ہی ظاہر مقید ہم ہیں صورت کے
خطا اپنی سمجھ کی ہے جو ہم سمجھے خطا سمجھے

رضامندی سے جان دینا نہ کچھ خواہش ہو جانا بچے
شہادت کا مزا ضامن شہیدِ کربلا سمجھے

تمھاری کاکلِ مشکیں کو کہیے کیا سمجھے تمھاری ابروِ خمدار عید کا ہی ہلال	کہا کہ سنبلِ تر اُسکو ہم بلا سمجھے ہم اُسکو تیغِ جفا خنجرِ قضا سمجھے

سوا خدا کے نہیں ہے بقا کسی کے تئیں
ہے باقی جو فانی ہوئے تئیں بقا سمجھے

نثار اہلِ وفا کا ہوں قدرداں کا غلام
جو تیغ سمجھے تو قضا سمجھے بلا سمجھے

جذبۂ دل ہمنے تیری نارسائی دیکھ لی
ہمنے قاتل تیرے خنجر کی صفائی دیکھ لی
ہمنے اُنکو تمہاری فتنہ زائی دیکھ لی
ہمنے اُسکی تیغ پر گردن کٹائی دیکھ لی
ہمنے ضامن کے خدا سے جدائی دیکھ لی

اسطرح مری ہڈیان آتشِ عشق جلادین	جون آگ مین جلجاتی ہی عناب کی لکڑی

ہر عقدۂ مشکل یہ گرہ اور نئی ہے
شاخِ دلِ ضامن ہی کوئی داب کی لکڑی

وہ پردہ پوش آملی ہم سے خدا کرے	جور و جفا سے باز رہی اور وفا کرے
پہلو سی جسکے یار گیا پھر وہ کیا کرے	خونِ جگر فراقِ صنم مین پیا کرے
مین ہون مریضِ عشق طبیبو نہ دو دوا	معجونِ وصلِ یار مجھے ہان شفا کرے
یہ زندگی ہی مرگ مری مرگ زیست ہے	جس سی جُدا ہو یار وہ کب تک جیا کرے
یادِ مسی لبِ دُر دندانِ یار مین	تارے تمام رات وہ بیکل گنا کرے
مرتا ہون ہجر یار مین جینا محال ہے	کہدو اجل سی تو مری آکر دوا کرے

اُس گل کی تو خبر ہمین لاکر صبا سنا
ضامن تمہارے حق مین ہمیشہ دعا کرے

آشناؤن کی عزیزو آشنائی دیکھ لی	اس مجازی کی وفا اور بیوفائی دیکھ لی
جبّہ و دستار و تسبیح اور وعظِ واعظان	ان عبا بازونکی ہمنے پارسائی دیکھ لی
اور مجازی عشق کھو دیتا ہی دنیا و دین کو	ان بتونکی ہمنے بالکل بیحیائی دیکھ لی
جز خدا کے عشق کے حاصل نہین کچھ زاہدا	کعبہ و معبد مین کرکے جبہہ سائی دیکھ لی

اس جان کو رکھتا ہی فدا کرنے کو تجھ پر — آئی تھی قضا لینے کو پر ہمنے ٹلا دی

جیتا ہوا جائی نہ کوئی پھر کے یہان سے — پھرتی ہی ہر اک کوچۂ قاتل مین منادی

آرام مین سوتے تھے پڑی ملک عدم مین — ای عشق مجھے لاکے یہان دھوم مچادی

ای دشمن احباب محبت مگر اعدا — پہلی ہی ملاقات مین ملکر کی دغا دی

اس عشق نی الٹے ہین سبھی کام ہمارے — شادی تو ہوا غم ہوا اور غم ہوا شادی

ملنے کی قسم کھائی ہی قاتل نے یکایک — ای قاصد بد فال یہ کیا تو نی سنادی

مفسد نہ کہو عاشق جانباز کو صاحب — ہان حسن مگر آپکا بالکل ہے فسادی

اس عشق نے افلاک پہ پہونچایا ہے ضامن
گو خاک مین لے کرکے مری خاک ملادی

جیب ہو دریدہ ہو تو رفو گر سیا کرے — ٹکڑے ہی ہو غم سے دل تو علاج اسکا کیا کرے

مین گریہ کار ہون غم فرقت سے حسرتا — او مثل گل رقیب بغل مین ہنسا کرے

پروانہ کی صفت نہ ملا وصل مین بھی چین — ہم شمع رو کی بزم مین شب بھر جلا کرے

آزاد کیجیے مجھے یا قتل کیجیے — دشنام آپکے کہو کب تک سنا کرے

آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا — خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ پیا کرے

رنگ حنا ہو خون مری پای یار کا — لاشہ کو میری یا کون سے اپنے ملا کرے

کیون مرا دل اُداس رہتا ہے — رات دن اسکو یاس رہتا ہے
زلف کا فریہ گو کہ ہے کالی — اُسکے رُخ سے مساس رہتا ہے
میرے ملنے کی گرچہ کھائی قسم — پر یہ دل تیری پاس رہتا ہے
حلق کو میرے آکے کردے تر — آب خنجر کا پیاس رہتا ہے
سبز خط یہ ہوئے ہین جو کہ شہید — اُنکی تربت پہ گھاس رہتا ہے

آنکھ کو کھول دیکھ تو ضامن
کسکے زانو پہ راس رہتا ہے

جو دیکھا کوی جانا کہین تو برپا شور محشر ہے — صدی الامان ہو جا بجا اللہ اکبر ہے
وہ اسکا صفحۂ چہرہ وہ اسکا حسن بے پایان — کتاب عالم امکان بھی اسکا ایک دفتر ہے
رضا دلبر رعنا میں بہت کچھ لب کشائی کر — اگر آرہ بھی پھر جائے تو وہ بھی نیز سر پر ہے
نہ دن کو چین ہے مجکو نہ شب کو نیند آتی ہے — دل بیتاب اپنا مثال برق مضطر ہے
بت کافر کی الفت مین تو ہم بھی ہو چکے کافر — صنم کا دل مگر اب تک وہی پتھر کا پتھر ہے
لگی ہین ہین یار رعنا کی بہت جانا کہین — لکھا قدرت کی ہاتھون نے ہماری خون کا محضر ہے
وہ آیا گل رخ زیبا ہمارے گھر مین الفت سے — تو کاشانہ مرا اے دوستو جنت سے بہتر ہے
ہین مجنون ان کے لیلے مرا آرام بس یہ ہے — سر ہر خار صحرا پر بچھایا اپنا بستر ہے

دیوان ضامن

بن بیا ہے امر انگھیان تو نوح کشتی پشتی بان ؏ اب چلو سکھی آس کنتھ پاس جہان ہیل پیکا نا	ہمتن جابہ بیان بیا تان سنا یاد بیا جاجان بیا سمندر پار بسی جی اُسی دیس ہو جانان

جلونا میرا صابر پیارا جی
ملونا میرا منظر پیارا جی

در عشق صنم بیتاب ہم معلوم نشد کان یار کجا سن با مری آب آری سکھی و کنتھ بسی کس دیس مین جا	بی بُرد کسی یا مرد کسی یا گفت فقط این چون چرا جیا را ترسی پیا دیکھن کو کوئی ایسا نہین دیا کو ملا

جلونا میرا صابر پیارا جی
ملونا میرا منظر پیارا جی

ز خواب مرا ذ صبر بجان ہجر صنم جون برق تپان مین من سیر نیند نہین لکو تو سکھی اب جتن نہین پڑی ہی بہی بانگ جو گن بھی بنی بن بام ہوئی تیان کر لیے	یا جان بیدیا آن بیزن جان علیم این گریہ بیان بن پیجو سکھی کیسی رہنی پیا ڈھونڈت ہوتا نہین یا تو بی ہتے سجن گندر گی نہین بن جی کر لیے

یا تو نبی لے لون ہاتھ پھرونگی
مین تو سام دیوانی جی

دریا عمیق امواج بپا کشتی گھن تاریک شبے چلے ہی سمندر ڈوبے بہی ہے ناؤ مری دو بار لگا	ملاح خفا بر جان بلا آ شیر خدا اللہ مددے اے شیر خدا اب گی نہین فریاد سنی ضامن کی

تو بہین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

تو بہین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

این ہفت طبق رزوات یکی در موج دگراو صفا خدا	ارباب فنا اصحاب بقا اظہار کنند اسرار خدا
اس بابا پیسی کی شاہ ہر امین اج ولاری گھر ہی	ملنے کی ہوی آ جب بلین سن کچھ نہین ٹپی یا مین گری
ڈھونڈھت ڈھونڈھت بہی سے عشق مجھے دی یار نگہا	جب یار نہ گھی یار ملا شب ہنو کا تا سہاگ بھرا
سب بھو لگئی مین پہلی بیت جب یار نزیک ہی تن سے لگا	تن ایک بہیا من ایک بہیا کیا فرق رہا کوئی دو نہ تہا

اجی مرے جاگے ہین بہاگ
سنیان کچھ مین تو شگن مناتی جی

مسدس در جناب سرور علیہ التحیات والصلوات

بلغ العُلیٰ محمدؐ کشف الدجےٰ تمامی	حسنت جمیع عالم بظہور تو میانی
عجب کمال ذاتی ہی حسن با گرامی	گہی طور پر جو موسیٰ بزبانِ خوش کلامی

تو بہین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

ہوا عفو جرم آدمؑ بطفیل نامِ احمدؐ	ہوا فیضیاب عیسیٰ وہ رسولؐ جدّا مجد
جو شفاعِ نور احمد ہوی رخ مین سکی سرزد	ملکوت کرکے سجدہ وہ یہ بولے یا محمدؐ

تو بہین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

کہ ہوا وہ تحت ربی وہ محل خاص رحمت	کہ مقام وصل وہ تھا یہ بیان از لغت

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

ملکوت جن انسان سبھی حور اور غلمان	یہ تمام جمع ہو کر جو وہ ہووین ثنا خوان
صفت ایک احمدی کی لکھیں صیف کب ہے امکان	وہ لے شوق دل عاشق کہیں تیری قربان

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قد سرو ناز و لجو رخ رشک حور خوش رو	وہ جبین غیرت خور ہے نو فدای ابرو
لب ہیں آب حیوان وہ وہ چشم عین جادو	سر زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

شب و روز ہے تو گردان ہے تلاش کسکی گردون	رخ شمس زرد رو ہے شفق فلک ہے پر خون
غم ہجر سے تمھارے یہ ہوئی ہیں سارے مجنون	دل ماہ و مشتری میں یہی جلوہ گر ہے مضمون

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

ہاتھ ملا کر ہم الڈگیا رو رو کے کہ ضامن کیوں وہ جیت
پتی جلتی بجلتی شعلہ کی غم کی آگ گئی ہر بیت
ڈگر یا بتا دیجو رے
تیرے آری آلہ آلگک بھون دن رین
حال برا ہوا پیا دن بن تجن سے ملے ہو چین
ڈگر یا بتا دیجو رے
رات و نادر دئی بچھون کے بچار دن جا
ڈھونڈھت ڈھونڈھت دوری بھی کی بھلا دو لا

مجنون ہو کر پھر رہا جنگل بن میں خراب
آگ لگی عشق کی جل بل ہوا کباب
ڈگر یا بتا دیجو رے
پیت جگل ڈھونڈھ پھو تی ہو گئی ابو تن شام
شام ہمارا روئی بنا مان بن جاون رام

دیوان ضامن

	تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

عشق لگائی تو نے آگ وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلگیا جولا جل گئی باگ جلے تجھے پی کے گلے لاگ

بیتم جب سو لاگا روگ	پی کے کارن کیا ہی جوگ	وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے تجھے پی کو گلے لاگ	پیا ملے تو بنے سہاگ	ملانہ پی تو پھوٹے بھاگ
وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے تجھے پی کے گلے لاگ	جلا جو دیوا جلا پتنگ
جل گئی رانی راجا سنگ	وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے تجھے پی کے گلے لاگ
عشق دکھائی کیا کیا رنگ	جلگیا جیوڑا جلگیا انگ	وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے تجھے پی کے گلے لاگ	عشق بلا کہ وہ ہی ناب	رنگین ہو ہین کھیلی مہتاب
وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے تجھے پی کے گلے لاگ	آگ لگی ضامن غمناک
جلبل ہو گئی ساری خاک	وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے تجھے پی کے گلو لاگ

نتائج ہندی

ڈگر یا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

ڈگر یا بتا دیجو رے
ضامن نجت ہے بے ابھون
جلے عاشق جل بنی کی وہ ضامن نجت ہے بے آگ آوون
ڈگر یا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

غزل

مجھ سے ملا کر ہم ...

عشق

غزلیات وغیرہ

پیت پیتم کی بانی ری کوئی جا سے سناؤ
نینا نین بھالن ری کوئی جا سے سناؤ
چپکا ہوان پیا چھاہیو ری کوئی جا سے ملے بن
سکھی ری جین بن کون بن ری کوئی جا سے سناؤ
ایک بیہون بن من دھون چھون
آئے بیہون بن بن بالی ری کوئی جا سے کہی
سب بین ہوان بن بن ری کوئی جا سے سناؤ
بیکل تن سنگ جھی ساکھی
پنچھی بن بن ری کوئی جا سے سناؤ
سکھ سنگ بن ری کوئی جا سے کہی
ہائے بادا بانی ری کوئی جا سے کہی
ایک بسا کھون بین بھی ری کوئی جا سے سناؤ
اللہ ہون بن آئی ری کوئی جا سے سناؤ

عشق لگا اُس یار سے اور نہین کچھ کار	کعبہ دل کا یار ہے مین بل بل جاؤن وار
مرا نہ حاجت جنت نہ سایۂ طوبیٰ	حریم کعبہ جانم نگار من باشد
کیا کرون بیکنیٹھ کو اور کلپ برچھ کی چھانھ	احمد ڈھاک سہاؤنی جو پیتم کے گل ہاتھ
نمیروم من ازین کوی یار سوے حریم	حریم کوچہ جانان غبار من باشد
چھوڑ کے گلیان یار کی مت کعبے کو جا	خانہ کعبہ ہے وہی جہان ملے وہ پیا
سزد کہ رشک برد کعبہ دل عشاق	بکوی و بہرو بر رعنا قرار من باشد
حیرت مین سب آ گئے دیکھکے میرا حال	لاشہ میرا یار نے لیا جو آپ سنبھال
زہے سعادت ضامن چو وصل من آید	کشتگان صنم گر شمار من باشد

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
کشتون مین اُس یار کے ضامن ہوا شمول

نا مین ہندو نا مین مسلمان نا سنی نا شیعا رے	اپنے عاشق آپ ہوئے ہم جو چاہا سو کیا رے
نا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی نا پنڈت رے	دیکھ نگر مین باسا اپنا گئی بوہری کھنڈت رے
اپنا باسا اُس جاگہ جہان نہ دھرتی اور آکاس	سب جاگہ اور کہین نہین کوئی دوجھی اسکو بیراداس

گر دے نہ اب میرا تا سے ضامن پیارے ہم آپ کو کھو
آپ گما جب آپ کو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

ضامن اپدیش

برہا اگن سے تن ابی جھلائی
دیپک ہوتن لگائی ری کوئی جا سے سناؤ
پیا ہی کی جان ساجن سر
نا کوئی سنگ پرائی ری کوئی جا سے سناؤ
لال آدھین سے یہ برہا کہاوسے
ضامن علی کو سنائی رے
کوئی جا سے سناؤ

۹ ۴ ۱۶ شوال

آنند الا جات ہے جون بچھن مین جات
دیکھا ہون جاری کی کان جگت کو کہات
بھی ہون جاتے ہیں جون دریا کی بون
آج جب ہون بھی ماطرہ آدم کھیج
آدم

ضامن علی کو کیوں بکارا

دوہرہ

دوہرہ

ٹھمری

دیوان ضامن

آدم بھولا کیوں پھرے دھوکا ہی سنسار	دھوکی مین جو آ پھنسا کبھی نہ اُترے پار

دنیا یہ مُردار ہے ضامن اُسے تو بھول
دُنیا سے ناراض ہین حضرت پاک رسولؐ

سکھی سُنو میری کہانی	مین تو بھئی ہون برہا دیوانی
میری جنڈری عشق نے پھونکی	مین تو پہلے ہی جیتھ ہنسو جو نکی
جو مین جانون کہ ایسی بنے گی	میری تالی جگ مین نہ بجے گی
کبھی پیت کا نام نہ لیتی	مین تو پہلے ہی جان کو دیتی
کوئی پیت کا نام نہ لیجو	مجھ بوری کی ریس نہ کیجو
اُمگا جوبن گن روپ ہماری	مین تو رہ گئی جیسکی بچاری
میری اُڑ گئی سُدھ بُدھ ساری	مین تو رہ گئی جیسکی بچاری
پیا تم بن کیسے جیون گی	بپتا من کی مین کا سے کہون گی
اُن جا کہین لینا بدیا	ہم کینا جو گنیا کا بھیسا
سکھی اب کہو کیجے کہاری	پیا ڈھونڈت ڈھونڈت ہاری
ایسے تن من روپ کو وارون	اس سُہاگ کو آگ مین ڈارون
مین تو نپٹ کرم کی ہون ہاری	جو پیا نے جیا سے بسا ری

موقع

ہر طرح شرافت کیطرح دے گئے اُنکو	ضامن خدا جانے وہ کس طور سے لڑتے

قطعہ

ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کے مارے	حاسد مردم خاصان ہین جفا کے مارے
جو کہ خود بد ہین وہ بد بین ہین بلا کے مارے	ضامن ان سے نہ مل ہین وہ ریا کے مارے

غزل

نشاء مستی عروج مین ہے شراب گل کا خمار دیکھو
مہک رہی ہین یہ طفل غنچے چمن مین چل کے بہار دیکھو
عجب کی رنگت کی ہین شہ رنگ عبیر کیسر گلال خوش رنگ
کہ خاک عاشق لہو کی رنگت ہمارا اُڑتا غبار دیکھو
اُدھر تو پچکاریان ہین ماری اِدھر ہی آنکھوں سے خون جاری
یہ ناتوان کو ہی بیقراری تم ایک گیند اُسکے مار دیکھو
تمام سامان پھاگ کر ہین خوشی محبت کی ناگ کے ہین
سو یار بن دن یہ آگ کر ہین یہ ہو رہی جلجا سے یار دیکھو
کہین صراحی کرے ہے قلقل حریف بل بل کے پیتے ہین مل

ہر طرح کا عذاب ہوتا نازل
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
زن و فرزند مادر اور پدر
وارثا تیرا جو فرشتے اثر
سب ہیں بیٹا تیرا دولت وزر
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
جبکہ سمجھے ہے تو عزیز بیان
کام آوے نہ کوئی تیرا وہان
وان تو اعمال ہوویں ساری عیان
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
جھوٹ غیبت گناہ سب چھوڑ دو
دنیا سے دل کو اب تو موڑ دو
یاد مولا سے اپنی ناطہ جوڑ دو
ذکر کر لا الٰہ الا ہو

یارو وہی ہے کہ مددگار ہو ہر غم میں شریک
ہمنے جو عکس تمہیں دیکھا ہی پیارے یارو

سر کو ٹکرا کے دریا پہ جی دو نگا ابھی
چھوڑ تنہا ہمیں وہ گھر کو سدھارے یارو

مشت میں لاتی ہیں کیا بند کیے دنیا میں
پھر بیٹ جاتے ہیں کیون ہاتھ پسارے یارو

ہست کو نیست کیے تقوی اکو جانے ہی غرور
ایسے بگڑے کو بھلا کون سنوارے یارو

ای طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرو
نشہ بادہ الفت کو اُتارے یارو

مر گیا میں غم فرقت میں کسی کافر کے
چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی بچارے یارو

خضر بھی چھوڑ گیا تیرہ جنگل میں تجھے
ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ پیارے یارو

یاد رکھ کھول دل کی آنکھ کو تو
ذکر کر لا الٰہ الا ہو

بیان ذکر سے جبین دل کو ترے ہو
ذکر کر لا الٰہ الا ہو

بس ہمیشہ تجھے نہیں جینا
کھول آنکھ دیدہ بینا

آخرش زہر مرگ ہے پینا
ذکر کر لا الٰہ الا ہو

چار دن کی حیات کے اوپر
ای میان تو غرور نکر

ہی کھڑی موت سر پہ لے خنجر
ذکر کر لا الٰہ الا ہو

گور ہے ایک قید خانہ تنگ
توڑ دیگی بدن کو باہم مل

دیوان ضامن

دل ستانا اور جگر کا جلانا
چھوڑ دو آفت کا اب تو عالم
ہے سب سے فنا الا اللہ
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
جسم ہے سب لالہ گلاب گل
ذکر کر لا الٰہ الا ہو سب سے بھول
باغ دنیا میں تو گلاب سا پھول
ہے سب عرفان پھول
سوچ لے بھلا جی بھر کے پھول
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
اے عزیز تیرے ہے سب دولت ہے
کیا قرآن میں جلالت ہے
ہو پیدا سب اسی قدرت سے
ذکر کر لا الٰہ الا ہو
ذکر کر دنیا سب ہے لے فیض
اے ضامن کیجیے یہی آرزو شریف
بیکل

سنگدل ذکر حق سی ہووے رقیق	ذکر کر لا الہ الا ہو
کام دنیا و دین کا بن جاوے	گر خفا ہو خدا بھی من جاوے
تو لگے ذکر دل مین بٹھن جاوے	ذکر کر لا الہ الا ہو
چھوٹ جاوینگے تجھ سے سب جنجل	ضامن اب تو سنبھل سمجھ کر چل
نفس کافر کو نیچے پانون کے مل	ذکر کر لا الہ الا ہو

غزل دیگر

ہمنے جانا تم کو جانا پردے اندر تم ہی تو ہو
ظاہر و باطن تم ہی تو ہو اور اول و آخر تم ہی تو ہو
فتوی دے کر کفر کا تم نے قتل کیا ہر عاشق کو
نعرۂ انا الحق بول کے بیچو دار کے اوپر تم ہی تو ہو
احد سے احمد پیارا بن کے امت کا سالار ہوا
صلِ علی محبوبِ خدا یا شافع محشر تم ہی تو ہو
نحن اقرب کہکر صاحب پردے مین تم خوب چھپے
اب تو ہم پہچان گئے ہین جانی دلبر تم ہی تو ہو

غزل دیگر

ضامن

شمع پر پروانہ جلنا چاہیے
دمبدم یہان جان فشانی اور ہے
عشق سے معشوق ہین یہ ناز مین
پشیمونی کی پریشانی اور ہے
کوہکن سے جان بخشی یہ صفت دی
جانفشانی اور ہے اور کامرانی اور ہے
یاد آیا وصل کا دن شام ہجر
یہ بلا سے ناگہانی اور ہے
زاہدو سمجھے کا بانی اور ہے
کعبہ دل کا تو بانی اور ہے عقیل
منع کیون کرتے ہو اسکے عشق سے
کیا عزیزو اسکا ثانی اور ہے
خود وہ آیا اور گھڑی وصل کی
مہربان یہ قدر دانی اور ہے

دیوان ضامن

نامہ جلد اوسے کہنا حال زار
کیا لکھنا اور کہنا بانی اور ہے
ان کیجون کر عشق مین نت جان ہے
ضامن اپنا یار یانی اور ہے

ابرو کے محراب مین پیارے سجدہ کرین دیدار کو دیکھ
حرف پڑھون یا لکھنے سمجھون علم کھلا ہے باطن کا
ظاہر و باطن احد ہے احمد میم کے تو اسرار کو دیکھ
قاضی ملّا دشمن میرے مفتی نے یہ فتوے دیا
مجنون جو تو بولا انا الحق گردن پر تلوار کو دیکھ
خلقت نے گھیرا لیا ہے کہنا مانون کس کس کا
عشق کہے مت دیکھ کسیکو عقل کہے سب کار کو دیکھ
عالم فاضل پڑھ پڑھ بھولے بھول گئے وہ پہلا سبق
جبّہ دیکھا قلّہ دیکھا بھول گئے دستار کو دیکھ
مظہر صابر ایک ہین دونون صورت پردہ سیرت کا
چشم خدا مین کھول کے ضامن وحدت کے اسرار کو دیکھ

غزل دیگر

فی الحقیقت راز دانی اور ہے | واعظو یہ قصہ خوانی اور ہے
مرگیا مرنے سے پہلے جو کوئی | اسکی عمر جاودانی اور ہے

ضامن تو زبان ہے
[illegible]

انجانا آپ سے گیان کر بار پریتم پایا
اپنا عشق دکھلا کے من کو ہرا

کر دیا آپ نے من ملہاری جا دان پایا
حبیب بنا یا رے

حسن حسین اور فاطمہ حیدر ابوبکر
بابا کی تیکس دیکھا

احمد نے کیا پریتم کا بردہ اٹھایا
دکھایا رے

وہی نور بولا آپ آرتی ہن ترانی
آپ سے کہا

وہی الف لیک بنا رہے اندر سے آپ کیا
سے

سوالی ہو ایسے کیسے ہوا
پر دیکھا

ضامن انہار

عشق سے دیکھو انتہا ہو گو کیب کیا
ناچ نچایا رے

آدم سے آپ آدمی سنگا آدم
کہان سے آیا ہے

سبھی لاالہ کیس نواوین پر رقصا
یہ گایا رے

رخسار آتشین گل خندان پہ عاشقو	افسوس اس بہار مین بلبل کی جان جلے
اس باغ سے خزان مین بھی اے گل نجا ئیگا	بلبل کا جب تلک کہ یہ نہ آشیان جلے
خاموش سوز شمع مین ہین چند فائدے	پروانہ دیکھو بزم مین آکر کہان جلے
عاشق کو چاہیے کہ وہ جل جل کے ہو فنا	صبح سے چراغ کا یار دودھوان جلے
ای برق عشق خرمن ہستی کو پھونکدے	مانند پنبہ میرا ابھی جسم و جان جلے

ظاہر ہے سوز و غم دل پروانہ اور شمع
حسرت کہ جان ضامن مسکین نہان جلے

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا رے
آپ ہی پرگھٹ ہو ہرجائی آپ مین آپ چھپایا رے
آپ سکے وہ نَحْنُ اَقْرَبُ آپ کہے فِیْ اَنْفُسِکُمْ
آپ کہے وہ تحت تعالیٰ وَ اعْبُدْ کیون فرمایا رے
جب تک تھا وہ پردے اندر سگرا بھید رہا تھا چھپا
پرگھٹ ہو کر بیاکل سئیان انت بکھار بڑھایا رے
اِت اور اُت اور مین تو پیارے وہم خیال بڑھایا رے
ظاہر و باطن آپ نرنجن اپنا آپ دکھایا رے

عالم کو دو مین طور کا طور دکھا دے
کالا کیا

احسن تو اپنا سمجھا ہے اور دکھا دے

وہ حسن گلو سوز تم ہو اور دکھا دے

اے شمع زمین جلوہ دیدار دکھا دے

دولہا بنکے بیٹھا من آیا کیا بارات
دکھایا رے

آپ ہی ضامن آپ ہی عذرا

آپ ہی ضامن آپ ہی منظر

عشق کی آگ نے جلا کے مجھے

گر گیا خاک مین ملا کے مجھے

صادق العشق آزما کے مجھے

ای یار ہمین ابروی خمدار دکھا دے
تو اپنے شہیدونکو یہ تلوار دکھا دے

بیمار تری آنکھوں کا ہون فتنۂ عالم
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکھا دے

موسیٰ ہوئی بیہوش تری دیکھہ تجلّی
ہمکو بھی وہی جلوۂ دیدار دکھا دے

عالم ترے جلوے کا ہے مشتاق پریرو
تو گھونگھٹ کی کھڑکی سر بازار دکھا دے

پامال کیا حسن روش ناز نے تیرے
ای شور فگن ہمکو وہ رفتار دکھا دے

کوچے مین ترے جا کے کوئی پھر کے نہ آیا
تو ہمکو وہی قہقہہ دیوار دکھا دے

تو دیکھہ مری طرف ذرا حور شمائل
ای رشک قمر آئینۂ رخسار دکھا دے

ای غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یار
اوسرو روان رونق گلزار دکھا دے

اس طرح تڑپ رقص نما طائر بسمل
صیّاد کو تو مرغ گرفتار دکھا دے

مین دیکھہ رہا ہون تری قدرت کا تماشا
پر راز نہان صاحب اسرار دکھا دے

ضامن پہ کرم کر یہ بہت دور سے آیا
مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھا دے

عشق نے خواب سے جگا کے مجھے
مار ڈالا اُسے دکھا کے مجھے

جلوۂ حسن رخ دکھا کے مجھے
چھپ گئے بے خبر بنا کے مجھے

کون سی تھی پری وہ رشک قمر
لے گئی رات کو اُڑا کے مجھے

دیوان ضامن

جب نہ ہو وہ جلوہ نما [illegible] پنہاں ہے
وہ نمایاں [illegible] تری تجلی ہے
اے دل طالب [illegible] منزل [illegible] ہے
[illegible] سب جہان [illegible] نور وہ روشن ہے
[illegible] عالم [illegible] جلوہ [illegible] ہے
[illegible] طالب [illegible] وہ [illegible] نشان ہے
[illegible] ہیں [illegible] عیان ہے
[illegible] کیا ایسا [illegible] ہے

شورش عشق نے کیا بدنام آشناؤن نے اس زمانے کے نور احمد ہے تیری رُخ مین عیان	ساری عالم مین غل مچا کے مجھے گھر مین چھوڑا نہ آشنا کے مجھے آ دکھا واسطے خدا کے مجھے

ضامن اُس نے دیا بہت دُھوکا
عیش دُنیا کے بس دکھا کے مجھے

اُس سے ملنا چاہیے جس سے کہ اپنا دل ملے قتل کر تیغ جفا سے جسکو جی چاہے ترا جسکے ملنے سے ضرر ہو فائدہ کچھ بھی نہو دل کہین مل کسی سے اور ہم ملنے لگے کھینچکر شمشیر وہ آئے ہماری قتل کو چھوٹ جائے اضطراب قص نا سور ون سے	جس سے راحت دلکو ہو ہم سے وہ قاتل ملے اور کوئی دوسرا مجھ سا اگر بسمل ملے ایسے موذی سے کوئی احمق ہو جاہل ملے گر ملے تو کیا ملے بیکار بے حاصل ملے ہم بھی سر کو ہتھیلی پہ سرِ محفل ملے مرغ بسمل کے گلے سے تیغ گر قاتل ملے

کہہ نہین سکتا ہون مین اسرار دل کو برملا
واقف اسرار ضامن گر کوئی کامل ملے

اگر حاصل تجھے حق الیقین ہے کہین وہ ظاہر و باطن کہین ہے	وہ ہر دم پاس تیری نازنین ہے کہین وہ جلوہ گر پردہ نشین ہے

نشان اس کا [illegible] نہیں ملتا نہیں ہے
وہ کیا ہے کہاں [illegible] نہیں ہے
[illegible] زلف [illegible] ہے
معلوم [illegible] ہے
قطرہ جو [illegible]
[illegible] عیان [illegible]

دیوان ضامن

تماشا عاشقان کرتے ہیں اب
کہ [illegible] بارون پر [illegible] سہا
مقابل [illegible]
ہزارون [illegible] سہا
[illegible] ضامن [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کوئی نہیں سہا

[illegible] عشق کا
[illegible] پر [illegible] دیا [illegible]
کشتگان عشق کو [illegible] جان کا [illegible] ہے
[illegible] بھی جان کا [illegible] ہے
[illegible] ظہور
[illegible] نور خدا وہ [illegible] ہے

دیوان ضامن

یوسفِ الفت نے چھوڑا ایک تار پیرہن	تار جانِ شوق کا تیری عنکبوتی تار ہے
رات کو اختر شماری دن کو بیتابی دل	اور شبِ مہتاب کھونیں تیری بن تار ہے
ہی نہیں جا شکایت گر نہ وہ آکر ملے	پردہ حسن ان کا بھی وہی ستار ہے

خود غلط فہمی تھی ضامن آپکو جانے تھے ہم
آپ کو گم کرکے جانا آپ وہ کرتا رہے

مشتِ گل کی تو ہم ہیں کیا ہمیں اختیار ہے	اٹھ آ کسکے تار ہے وہ آپ ہی مختار ہے
عیب پوشی کر رہا ہے ہم گنہگاروں کی وہ	کیونکہ وہ رحمان ہے غفار ہے ستار ہے
عطرِ وحدت سے مشامِ جان معطر کر حبیب	ذات تیری پاک ہے اور تو ہی اعطار ہے
میں ہوں نا لائق نکما تو خدا ہی کارساز	بلکہ میں کچھ بھی نہیں ہوں یہ مری گفتار ہے
اور خیالِ غیر اور ہستی وہی پر نظر	ایک بلا آنا گمان ہے شوخی گفتار ہے

یار ہے پردہ نشین ضامن ہے یا ناسطے
بادشاہ کامران ہے آپ وہ مختار ہے

غزل مع دوہا

زبانی حال یوں کہیو تو جا کر نامہ بر پہلے	ہماری آہ و زاری کی تو کر دیجو خبر پہلے